U0333

عجالۂ حسنہ

ترجمہ اردو

رسالہ متعہ

علامہ مجلسی علیہ الرحمہ نے زبان فارسی میں ایک رسالہ
در بارۂ بحث متعہ تحریر فرمایا تھا۔ چونکہ ہندوستان سے
فارسی زبان کا رواج اٹھتا جاتا ہے اور ہر شخص سہولت کے
لئے یہی چاہتا ہے کہ اس کی مادری زبان میں کتب دینیات
کی اشاعت ہو اس لئے جناب مولوی سید محمد جعفر صاحب
زیدی جائسی مدظلہ نے اس رسالہ کا سلیس زبان اردو میں
ترجمہ فرما کر قومی ضرورت کو پورا فرمایا۔ جزاہم اللہ خیرا الجزا

در مطبع اثنا عشری دہلی طبع شد

سعی ناحق سے ہوگا حاصل کیا

حق کے آگے فروغ باطل کیا

عجالۂ حسنہ

ترجمہ

رسالۂ متعہ

مؤلفہ

فاضل جلیل عالم نبیل جناب آخوند مولنا محمد باقر مجلسی اصفہانی طاب ثراہ الشریف

ترجمہ

الراجی الی رحمۃ القوی سید محمد جعفر قدسی جائسی اید اللہ العزیز

در مطبع اثنا عشری دہلی طبع شد



صورة ما كتبه دام افاداته وزبره واجاد موثقا على هذه الرسالة اعلم العلماء المتبحرين حجة الله في العالمين فقيه آل طٰه ويٰس سند المجتهدين علّيين مكان المنتجب المرتجى والآيس امام الجمعة والجماعة في قصبة الجائس حضرت مولانا جناب المولوي السيد غني حسن مجتهد العصر اعلى الله مقامه وزاد في فراديس الجنان اكرامه

بسم الله الرحمن الرحيم

یہ عجالہ حسنہ ترجمہ رسالہ متعہ ہے جو افادات عالی جناب المحظوظ عند اللہ والحجۃ منہ علی خلقہ من غیر اشتباہ و علیہ الاکابر والاصاغر انواع مکارم الدین المفاخر مولانا وملاذنا جناب اخوند ملا محمد باقر طاب اللہ تربتہ واعلی رتبتہ سے ہے محب مجالس اہل الدین والمنہمک فی مودۃ آل طٰہ ویٰس الذی ہو لاحبائہ سفینۃ السید محمد جعفر بن المرحوم المغفور المحلی الکل زین السید مجتبیٰ حسین عطاہ وحشرہ جنۃ الشائقین نے زبان ہندی میں تحریر کیا حقیر نے من اولہا الی آخرہا اصل نسخہ سے کہ زبان فارسی میں مطبوع ہے مقابلہ کیا ودرست صحیح پایا الا ما زاغ عنہ البصر وحسر عنہ النظر اجزل اللہ لمترجمہ الاجر واعطاہ ما یتمناہ فی الدنیا ویوم الحشر

کتبہ ابو الحسن الفانی السید [illegible] حسن بن العالم العلام

الشیخ [illegible] اسکنہما اللہ دار المقام

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اللھم صل علی محمد و آل محمد۔

باعث ہوا۔ عالم حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد ... دنیا میں جو ہنگامہ آرائیاں ہوئی ہیں وہ تاریخ میں نگاہوں سے پوشیدہ نہیں ... احباب کی تفصیل سے باب ... کہ تفصیل حاصل ہے قطع نظر کیجاتی ہے

کسی کی بے رخی کا ہم زباں سے کیوں کریں شکوہ
کریں گے فیصلہ خود رنگ محفل دیکھنے والے

میں اسوقت صرف ایک مختصر سے لقب کی جانب ناظرین کو توجہ دلاتا ہوں جسے مخالفین نے محض بوجہ تعصب ایک ایسے شخص سے منسوب کیا ہے جسمیں نہ اس کی قابلیت تھی نہ اہلیت نہ صلاحیت اور جس کی ذات اس صفت سے متصف ہونا کیا معنی بلکہ قطعاً معرا تھی۔ یقیناً آپ کو معلوم ہوگا کہ جناب امیرؑ کے القاب لاتعد میں سے فاروق اعظم بھی ایک لقب ہے جو محتاج شرح نہیں، لیکن اللہ رے انقلاب۔ حقیقت پر ایسے پردے ڈال دیئے گئے کہ اس خطاب کی بھی قلب ماہیت ہوگئی اور اس کے مخاطب صحیح واقعتاً حضرت عمر ابن الخطاب رضی اللہ عنہ قرار پاگئے۔ اَلنَّاسُ عَلٰی دِیْنِ مُلُوْکِھِمْ۔ مسند خلافت یا تخت حکومت پر جلوہ گر ہوتے ہی دنیا بھر کے اوصاف آپ کی ذات ستودہ صفات میں جمع کردیئے گئے۔ مجال دم زدن کسے تھی، مگر

نام سے کام نکلتا نہیں بے جوہر اصل
تل سے عارض کے نہ ہرگز کبھی روغن نکلا

منصف مزاج ارباب نظر دیکھیں اور سچ سچ بتائیں کہ فی الحقیقت اس خطاب کے لایق کون ہے؟ آیا ... خدا کا خانہ زاد مصطفیٰ کا داماد، استاد جبرئیل ... ...

خیر الرجال، خیر البریہ، سابق الاسلام، ہادی الانام، ماحی کفر و ظلام، حامل سورہ برأت فاتح غزوات، شب ہجرت فرش رسولؐ پر سونے والا حسبۃً للہ پیغمبر برحق پر قربان ہونے والا اور نبی کا اطاعت گزار وفا شعار امیر المومنین، امام المتقین، فاتح خیبر، نفس پیمبر، اسد اللہ الغالب حضرت علی ابن ابی طالبؑ جنہوں نے تن تنہا کیسے کیسے کارنمایاں کئے، پیکر اسلام میں روح پھونکدی، قالب ایمان میں جان ڈالدی، احقاق حق اور ابطال باطل کے لئے کیسی کیسی سختیاں جھیلیں، کیا کیا مصیبتیں اٹھائیں، کفر سرشت زمینوں میں اسلامی جھنڈے گاڑدئیے، جہاں ناقوس کی صدائیں گونجتی تھیں وہاں تکبیر کے نعرے بلند کئے، مشرکوں کے سر خدائے واحد کی درگاہ میں جھکا دئیے، الحاد عمل کو مجاہد بنا دیا، بت پرستوں کو آئین خدا پرستی سکھا دیا نقطۂ دائرہ قرار سے فرار کرنا کیا معنی کبھی ایک قدم بھی پیچھے نہیں ہٹے لوجہ اللہ وہ جان توڑ کوششیں کیں کہ ایک ضربت کا پایہ ثقلین کی عبادت سے بڑھ گیا۔ انسان تو انسان آپ نے جنوں سے مقابلہ اور دیوؤں سے مجادلہ کیا، اصحاب کہف نے آپ ہی کے سلام کا جواب دیا، اسی فخر سلمان نے بساط سلیمانی کا تماشا دکھایا، آپ ہی کے گھر میں ستارۂ زہرہ آسمان سے اترا، آپ ہی کے لئے مکرر آفتاب کو رجعت ہوئی، آپ نے گہوارے میں اژدر کو دو کیا، آپ کی ذات بابرکات سے بیشمار معجزوں کا ظہور ہوا، آپ ہی کی تعریف میں جناب رسالت مآب کی زبان وحی ترجمان اس طرح گویا ہوئی کہ اگر تمام اشجار بمنزلہ قلم ہوں، تمام دریا روشنائی بنجائیں، تمام انسان تا قیامت لکھیں اور تمام جن حساب کریں تو بھی فضائل علیؑ ابن ابی طالبؑ کا احصا نہیں ہو سکتا۔ قرآن مجید تیرہ سو برس سے آجتک دنیا کو آپکی سخاوت، اطاعت، شجاعت، جلالت، عبادت اور ولایت کے افسانے سناتا ہے اور تا قیامت سناتا رہیگا، بہ نفس نفیس ایسے ایسے مہتم بالشان معرکے سر کئے کہ خود پروردگار عالم نے مباہات کی۔ حضرت سرور کائنات اپنے قوت بازو پر بارہا نازاں ہوئے امور مافوق العادت کے مشاہدہ سے ملک العرش عالم بیخودی میں لافتیٰ الا علی

کے نعرے بلند کرنے لگے۔

یا اسکے برعکس حضرت عمر جو غزوہ خیبر میں کس شان سے نشان دین کے حامل رہی کیسے کیسے بہادروں سے جنگ کی، کتنے رعب دار چہروں اور قوی ہیکل شکلوں کو دیکھکر مستقل مزاج رہی۔ کہاں کہاں رسول کی جاں نثاری کا فخر حاصل کیا، برائے نام مسلمان ہونے کے بعد سے آخری لمحۂ زندگی تک حضرت رب العزت اور ارشادِ رسالت کے احکام کی کس قدر پابندی کی۔ احیائے سنتِ رسول میں کتنا حصہ لیا، آنحضرت کی آخری اور سب سے آخری وصیت پر کس طرح اور کس رنگ سے عمل پیرا ہوئے، اہل بیت نبوی خصوصاً جناب علیؑ مرتضیٰ اور حضرت فاطمہؑ زہرا سے کیا کیا سلوک کئے۔

بازار مصر میں چل یوسف کا سامنا کر
کھوٹے کھرے کا پردہ کھلجائیگا جلوں میں

یہ اشارات و کنایات ایسے ہیں کہ اگر صاحبانِ ادراک ذرا غور فرمائیں گے تو اسلام اور مظلوم اسلام پر جتنے شدائد گذرے ہیں وہ سب عالم خیال میں آکر پیش نظر ہوجائینگے نیز یہ بھی معلوم ہوجائیگا کہ فاضل کون ہے اور مفضول کون ہے۔

ہمارے خیال میں کوئی بڑے سے بڑا لقب اور کیسا ہی اعلےٰ سے اعلےٰ خطاب کیوں نہو مگر جب تک اُس کا مخاطب اُس کی قابلیت و اہلیت نہ رکھتے وہ بجائے مستحسن ہونے کے مذموم معلوم ہوگا جس کی ذات میں صفات جمیلہ موجود ہوں وہ القاب جلیلہ کا ہرگز محتاج نہیں، اگر کسی نااہل کے لئے کچھ لقب گڑھ لئے گئے تو وہ مدح بجائے خود فی الحقیقت ذم صریح بلکہ ہجو ملیح ہے اگر کسی جاہل کو عالم کہدیں تو یقیناً جاہل کی اور زیادہ تضحیک ہوگی کیونکہ زمانہ اس کو اسی نظر سے دیکھیگا جیسا کہ وہ ہے برخلاف اسکے اگر کسی عالم کو جاہل کہدیا جائے تو عالم کی عالمانہ شان میں ہرگز ہرگز کسی طرح کا نقص نہیں آسکتا۔ بلکہ اہل نظر کی نگاہوں میں عالم کو جاہل کہنے والے ہی

ناقص العقل اور ماؤف الدماغ معلوم ہوتے ہیں۔ چنانچہ فاروقِ اعظم کا شاندار وضعی لقب بہی خواہوں کی ایڑی چوٹی کا زور لگانے پر مشارٌ الیہ کے نام نامی اور مسمّی کے اسم گرامی سے کسی طرح چسپاں نہیں ہوتا۔

دیکھیے ! غنی جواد و سخی کے نام کے ساتھ زبان سے بے اختیار فیاض و ثانی حاتم نکل ہی جاتا ہے اور یہ الفاظ اس کریم النفس پر صادق آکر اچھے بھی معلوم ہوتے ہیں۔

آپ اہل بصیرت دیکھیں اور نگاہوں کو ذرا آلودگی تعصب سے پاک کر کے دیکھیں ہم خانہ ساز فاروقِ اعظم کا وہ کارنمایاں دکھاتے ہیں جو اسلامی دنیا میں خاص اہمیت رکھتا ہے۔"

خلیفہ صاحب کو جو ایک دن کچھ جدت کی سوجھی تو بے سمجھے بوجھے متعہ ایسے مستحسن فعل کے متعلق حکم امتناعی جاری کر بیٹھے، کسکو مجالِ دم زدن تھی اور کون یہ کہنے کی جرأت کرتا کہ

بات ایسی تو ہو ناصح جسے دنیا مانے
ہے برا سب کی نگاہوں میں برا ہو جانا

حیف صد حیف کہ مخلوقِ خدا کو ایسے جادۂ ثواب سے منحرف کر دیا اور اس گمراہ کرنے کا مظلمہ ہمیشہ کے لئے اپنے سر لیا۔

کیوں حضرت !

خدا کے سامنے انکو بھلا کیونکر چھپاؤ گے
یہ قطرے خون کے جو زیرِ داماں ہوتے جاتے ہیں

اسی ایک واقعہ سے خدائے لم یزل کی نافرمانی، رسولِ برحق کی مخالفت، تعصب و جہالت کی انتہا، باطل پرستی کی شان سب کچھ ظاہر ہے۔

اس مخالفت سے ایک ایسا انقلاب عظیم پیدا ہو گیا کہ عوام تو عوام خواص کی نظروں میں بھی متعہ کوئی خاص اہمیت نہیں رکھتا، نہ اس کے فضائل کثیرہ سے کسی کو آگاہی

نہ ایسی نعمت غیر مترقبہ کی طرف کوئی متوجہ فاعتبروا یا اولی الابصار،
عربی، فارسی زبان کی کتابوں میں جو واقعات مندرج ہیں وہ ایک خاص دربالکل
خاص جماعت کو اپنا فائدہ پہونچاتے ہیں - لہذا حقیر سراپا تقصیر نے بخیال سہولت
عام و نفع رسانی مومنین کرام فاضل جلیل عالم نبیل عمدۃ المفسرین قدوۃ المحققین
مولانا محمد باقر مجلسی اصفہانی اعلی اللہ مقامہ فی دار الکرامہ کے رسالہ متعہ کا زبان
سلیس اردو میں ترجمہ کیا تا کہ حق و باطل آئینہ ہو جائے، اور سب لوگ اس عمل خیر
کی طرف ملتفت ہوں،

وفا کے نقش عالم میں بٹھا کر ہم تو جاتے ہیں
اثر لیں زندگی دل کا حاصل دیکھنے والے

میں انسان ہوں اور خطا و نسیان سے مرکب ہونے کا معترف ہو کے ناظرین کرام سے ملتمس ہی
ہوں کہ اس کتاب میں جہاں جہاں لغزشیں ہوں انکی اصلاح فرمادیں، مجھ سا بے استعداد
آپ کی عنایت کا شکر گزار ہوگا اور پروردگار عالم جزائے احسان عطا فرمائیگا -
خدا کرے کہ اس کے مطالعہ سے خواص و عوام بہرہ مند ہوں اور یہ ناچیز خدمت
حضرت رب العزت کی رحمت شاملہ اور اہل بیت نبوت کے الطاف و سعہ سے خاکسار
کیلئے دنیا میں باقیات صالحات اور عقبی میں ذریعہ نجات ہو اَللّٰھُمَّ تَقَبَّلْ مِنَّا اِنَّکَ
اَنْتَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ وَاٰخِرُ دَعْوَانَا اَنِ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ
وَالسَّلَامُ عَلٰی رَسُوْلِہٖ وَحَبِیْبِہٖ مُحَمَّدٍ خَاتَمِ النَّبِیِّیْنَ وَاٰلِہِ الطَّیِّبِیْنَ الطَّاھِرِیْنَ
وَاَصْحَابِہِ الْغُرِّ الْمَیَامِیْنِ مِنْ یَوْمِنَا ھٰذَا اِلٰی یَوْمِ الدِّیْنِ ط

عبد عاصی محمد جعفر قدسی جائسی احسن اللہ حالہ و اعمالہ	۹ ربیع الاول ۱۳۳۲ھ
۱۲۷۰ + ۶ + ۲۴ + ۶۶۱۱ + ۹۰۷ + ۱۷۲ + ۳۵۳ + ۶۲ + ۱۷۱ + ۷۶	جائس - عرشی منزل -
۱۳۳۲ھ	ضلع رائے بریلی - اودھ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عجالۂ حسنہ، ترجمۂ رسالۂ متعہ

(خطبۂ علامہ مجلسی علیہ الرحمہ کا ترجمہ)

جمیع حمد ثابت ہے اس خدا کیلئے جسنے ملتمتع اور متمتع کیا اقسام بخشش و احسان سے عروسی انسان کو اور اہلی کو اپنے واجبات امر و نواہی قبول کرنیکی وجہ سے لذات جنت کی طرف پہونچا دیا جسنے حلیتِ متعہ کے سبب سے تنگی ضلالت و عصیان سے انسان کی گلوخلاصی فرمائی۔

درود کامل و سلام اتم جناب محمد مصطفیٰؐ پہ جو تمام دینوں سے شریف تر دین پر مبعوث ہوا اور اس عترت کی آل اطہار پر جنکی محبت سے امت کے گناہگار عذاب دوزخ سے آزاد کر دیئے گئے خاصکر داماد رسول زوج بتولؑ اور خلیفہ خدا پر۔

(ترجمہ دیباچہ)

خدائے غنی کی رحمت کا محتاج محمد باقر عرض کرتا ہے کہ وہ متعۂ نسا جسمیں بیشمار ثواب اور جسکی بڑی فضیلت ہے مگر علماء مخالفین بوجہ ظلم و طغیان باوجود ادلہ و براہین جس کے منکر رہے اور ان کے عام تابعین بھی حقیقت حال سے ناواقف رہنے کے سبب سے ان کے ہمخیال ہو کر متعہ سے رغبت نہیں کرتے تھے اور بعض شیعہ بھی ثواب سے اسلئے محروم رہتے اور کوئی فائدہ نہیں اٹھا سکتے تھے کہ متعہ کے فوائد زبانِ عربی میں مذکور تھے لہذا خاکسار ذرۂ بیمقدار کی خاطر فاتر میں یہ خیال جاگزین ہوا کہ باوجود قلت بضاعت و عدم استطاعت اُن بعض آیات و احادیث اور اقوال مجتہدین کو جو اس باب میں ہیں کہ متعہ کیسا سنت موکدہ ہے لیکن اہل خلاف از روئے ظلم و

عناد اسے منع کرتے ہیں مں جمع کرعل اور زبان فارسی میں لکھوں شاید کہ موافق و مخالف اس طرف راغب ہوکر ثواب سے بہرہ مند ہوں، ناظرین با بصیرت سے امید ہے کہ اس رسالہ میں جو سہو وخطا اُنکی نظر شریف میں معلوم ہو اگر وہ قابل اصلاح ہو تو قلم لطف واحسان سے اُسکی اصلاح فرماویں والا دامن عفو وغفران سے چھپاویں۔

یہ رسالہ ایک مقدمہ دو عقد اور خاتمہ پر مرتب کیا گیا ہے۔

مُقَدّمَہ :۔ متعہ کے سنت مؤکدہ ہونے اور مخالفون کے ظلم وعناد سے منع کرنے کا بیان

جاننا چاہیئے کہ متعہ کے متعلق آیۂ کریمہ نازل ہوا ہے اور انبیاء و مرسلین کے سردار حضرت احمد مختار سے احادیث صحیحہ وارد ہوئی ہیں چنانچہ منجملہ اُنکے یہاں اُس حدیث کا ترجمہ نقل کیا جاتا ہے جو حضرت سلمان فارسی ابن اسود کندی اور عمار یاسر رضی اللہ عنہما سے روایت کیگئی ہے۔

راویان حدیث کہتے ہیں ہم لوگ ایک دن خدمت باسعادت سرور اصفیا محمد مصطفیٰ میں حاضر تھے کہ ناگاہ آپ کھڑے ہوکر ایک خطبہ ارشاد فرمانے لگے اور فرمایا کہ حمد وثنا جناب رب العزت کیلئے مخصوص ہے پھر اپنا ذکر فرماکر اپنے اوپر درود بھیجا پھر اپنا روئے مبارک ہماری طرف پھیرا اور بیان کیا۔ اے گروہ مردم! بتحقیق کہ پروردگار عالم کیطرف سے میرے بھائی جبرئیل آیۂ متعہ کا تحفہ لیکر مجھ پر نازل ہوے اور وہ آیۂ مبارکہ یہ ہے فما استمتعتم بہ منھن فاتوھن اجورھن فریضۃ ولاجناح علیکم فیما تراضیتم بہ من بعد الفریضۃ ان اللہ کان علیما حکیما (پس جن عورتوں سے تمنے متعہ کیا ہو تو جو مہر معین کیا ہے اُنہیں دیدو اور مہر کے مقرر ہونے کے بعد اگر آپس میں کم وبیش پر راضی ہوجاؤ تو اس بارہ میں تم پر کچھ گناہ نہیں ہے بیشک خدا ہر چیز سے واقف اور مصلحتوں کا جاننے والا ہے)

خدائے برحق نے ایسی نعمت سے ہمیں سرفراز کیا جو پیغمبران سابق میں سے کسیکو بھی نہیں بخشی گئی، میں تم کو متعہ کرنے کا حکم دیتا ہوں تاکہ میرے بعد اور میرے زمانہ میں یہ میری سنت رہے جو میرے کہنے پر عمل کریگا اور اسے رواج دیگا وہ مجھ سے ہے جسنے حکم متعہ میں اختلاف

اس نے حکم خدا کی مخالفت کی، جتنے لوگ اس مجلس میں حاضر ہیں وہ آگاہ ہو جائیں کہ جو شخص مجھ سے عداوت رکھنے کی وجہ سے اسکی تکذیب یا اسے معطل اور برطرف کرے میں اسوقت حضرت رب العزت کو گواہ کرکے کہتا ہوں کہ وہ شخص اہل جہنم سے ہے احکام متعہ میں جو میری مخالفت کرے اسپر خدا کی لعنت ہے جو متعہ کرنے سے منکر ہوا اس نے مجھسے مخالفت کی، جس نے میری مخالفت کی وہ خدائے تعالیٰ کا مخالف ہوا، جسنے خدا تعالیٰ سے مخالفت کی وہ اہل دوزخ سے ہے،

واضح ہو کہ مخصوص کیا حق تعالیٰ نے متعہ کرنا میری اور میری اُمت کیلئے اس شرف کیوجہ سے جو دوسروں کے مقابلہ میں مجھکو حاصل ہے (مترجم) اس سے یہ ظاہر ہوا کہ جس طرح تمامی مخلوقات پر آنحضرت کو فضیلت ہے اسی طرح متعہ نہ کرنیوالوں پر متعہ کرنیوالوں کو فضیلت ہے ۱۲)

عبداللہ وعباس وسدی وسعید بن جبیر اور ایک جماعت تابعین سے مفسرین روایت کرتے ہیں کہ آیۂ مذکورہ میں استمتاع سے نکاح متعہ مراد ہے،

شاذ قرأت میں عبداللہ عباس وعبداللہ ابن مسعود اور ابن ابی کعب وغیرہ سے آیۂ مبارکہ متعہ اس طرح منقول ہے فما استمتعوا به منهن فاتوا اجورهن فريضة (عورتوں سے متعہ کرو اور ان کی واجب یا فتنی اُجرتیں اُنھیں دیدو) باب متعہ میں بھی آیت نص ہے کیونکہ مدت معینہ سوا عقد متعہ کے اور کسی عقد میں نہیں ہے۔

ایک شخص نے عبداللہ بن عباس سے متعہ کا حکم دریافت کیا تو آپ نے فرمایا کیا تو نے سورۂ نسا میں فما استمتعتم به منهن الى اجل مسمّٰى (استمتاع کرو تم اُن سے مدت معینہ تک) نہیں پڑھا؟ اس نے کہا کہ میں نے الی اجل مسمّٰی تو نہیں پڑھا عبداللہ نے جواب دیا کہ یہ آیت شریف تو حق تعالیٰ نے یونہیں نازل فرمائی ہے۔

صحیح ترمذی میں مذکور ہے۔ ایک باشندۂ ملک شام نے عبداللہ بن عمر سے پوچھا کہ عورتوں سے متعہ کرنے کے متعلق تمہارا کیا خیال ہے؟ عبداللہ نے جواب دیا کہ متعہ کرنا حلال ہے۔

تب اُس شامی نے کہا کہ تمہارے باپ نے تو منع کیا ہے۔ عبداللہ نے جواب دیا جبکہ خود پیغمبر خدا نے متعہ کرنے کا حکم دیا ہے تو میں اپنے باپ کے منع کرنے سے سنت رسول کو ترک نہ کرونگا۔

احمد بن حنبل نے اپنی کتاب مسند میں عمرو بن حصین سے روایت کی ہے کہ متعہ نسار کا حکم کتاب خدا میں نازل ہوا ہے اور ہم اسے جانتے ہیں بلکہ آنحضرت کے زمانہ میں ہم متعہ کرتے بھی تھے اور جناب رسالت پناہ کے دنیا سے رحلت فرمانے تک اسکی حرمت میں کوئی آیت نازل نہیں ہوئی۔

ثعلبی اپنی تفسیر میں شعبہ سے اور شعبہ نے حکم بن عتبہ سے روایت کی ہے :- حکم بن عتبہ نے ابن عباس سے پوچھا کہ آیہ فما استمتعتم کیا منسوخ ہوگیا؟ آپ نے فرمایا نہیں اور بیان کیا کہ میں نے جناب امیرالمومنین علیؑ ابن ابی طالبؑ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا ہے کہ اگر متعہ کرنے کیلئے عمر کی ممانعت نہوتی تو سوا شقی کے اور کوئی زنا نہ کرتا (مترجم) اس حدیث شریف سے مستفاد ہوا کہ خون شہدا تمام برگردن اوست یعنے زانیوں کی زنا کا جو کچھ ثواب ہے وہ سب روح پرفتوح حضرت عمر کی جانب راجع ہے ۱۲)

جمع بین الصحیحین میں جابر ابن عبداللہ انصاری سے منقول ہے کہ ہم آنحضرت کے زمانہ میں نیز آپکے بعد اسوقت تک متعہ کرتے تھے جبتک کہ عمر نے یہ اعلان یہ نہیں کیا۔

" خدا نے جو کچھ چاہا حلال کیا اور یقیناً اس کے متعلق قرآن مجید نازل ہوا تم لوگ حج اور عمرہ تو حکم خدا کے مطابق بجالاؤ مگر حج تمتع اور نکاح متعہ کو ترک کرو کیونکہ اب جو شخص متعہ کریگا میں اُسکے ساتھ سختی سے پیش آؤنگا"

چہل حدیث ابن حجر میں محمد بن حبیب نیری سے مذکور ہے کہ حج تمتع اور متعہ نسار زمانہ جناب رسول خدا اور حضرت ابوبکر کے عہد خلافت میں نیز اس وقت تک حلال اور رائج تھا جب تک کہ ایک شخص نے کھڑے ہوکر صاحب رائے بنکر جو کچھ کہ چاہا حکم نہیں دیدیا (مترجم) :- اس سنگلاخ بیان میں حضرت عمر کا نام نامی اگرچہ مذکور نہیں ہے لیکن

سو اُن کے اور کسے ایسی جرأت ہو سکتی ہے، مولوی فرمان علی صاحب ترجمہ کلام اللہ میں آیہ متعہ کی تفسیر میں تحریر فرماتے ہیں کہ حضرت جابر ابن عبداللہ سے منقول ہے کہ ہم لوگ جناب رسالتمآب کے زمانہ میں اور حضرت ابوبکر کی پوری خلافت میں اور حضرت عمر کے نصف زمانہ خلافت تک برابر متعہ کرتے تھے مگر حضرت عمر نے اپنی خلافت کے نصف زمانہ کے بعد متعہ کی ممانعت کا حکم جاری کیا اور وہ بھی ان الفاظ سے " دو متعہ (متعۃ الحج و متعۃ النساء) رسول اللہ کے زمانہ میں حلال تھے میں ان دونوں کو حرام کرتا ہوں اور ان کے کرنے والوں کو سزا دونگا "

(دیکھو تفسیر دُرّ منثور جلد ۲ صفحہ ۱۴۰ و تفسیر کبیر جلد ۳ صفحہ ۲۰۰ مطبوعہ مصر و تفسیر کشاف جلد ۱ صفحہ ۳۶۰ و معالم التنزیل و مستدرک و تاریخ طبری و صحیح مسلم و جمع بین الصحیحین و عینی شرح صحیح بخاری وغیرہ ۱۲)

حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ زمانۂ جناب رسول خدا میں ہم ایک مٹھی خرما اور ایک مٹھی گیہوں سے متعہ کرتے تھے اسی طرح حضرت ابوبکر کے عہد خلافت میں بھی اس عمل خیر کو بجا لاتے رہے تا اینکہ عمر نے سر منبر جا کر بیان کیا۔ ایہا الناس بعہد جناب رسول خدا میں متعۂ نساء و حج تمتع اور اذان میں حی علی خیر العمل کہنا جائز تھا مگر میں ان کو حرام اور ان پر عمل کرنے کی ممانعت کرتا ہوں جو شخص میرا یہ حکم قبول نہ کریگا میں اسکو سزا دونگا۔ علامہ جمال الملۃ والدین شیخ مطہر حلی علیہ الرحمہ کتاب تجرید میں تصریح فرماتے ہیں یعنے سب کا اتفاق ہے کہ متعۂ نساء زمانۂ رسول مقبول میں حلال تھا لیکن ممانعت عمر کی وجہ سے لوگ اسے حرام جانتے ہیں۔ شیخ موصوف نے منہاج الکرامت میں آیۂ مذکورہ فما استمتعتم الخ کے ساتھ متعۂ نساء اور حج تمتع کے متعلق ممانعت عمر کی توضیح فرمائی ہے خواجہ نصیر الدین طوسی رح نے متن تجرید بحث مطاعن میں متعۂ نساء اور متعۂ حج کے متعلق ممانعت عمر کا اشارہ فرمایا ہے

ملا علی قوشجی نے شرح تجرید مبحث مطاعن میں تصریح کی ہے کہ متعہ حج و متعہ نساء کو عمر نے حرام کیا ہے
چونکہ دونوں کا حرام ہونا متفق علیہ تھا اسی وجہ سے ملا مذکور نے عمر کے امتناعی حکم کو بتصریح
مان کر یوں جواب دیا ہے کہ ایک مجتہد کے قول سے دوسرے مجتہد کی مخالفت قابل تعجب نہیں ہے
(مولف فرماتے ہیں) ضمیر منیر ارباب عقل و تدبیر پر ظاہر و ہویدا ہے کہ کسی مجتہد کو یہ حق
حاصل نہیں ہے کہ جو چیز خدائے تعالیٰ نے حلال کی ہو اور زمانہ حضرت رسالت پناہ میں وہ رائج
بھی رہی ہو اس کے متعلق بلا تکلیف یہ کہدے کہ میں اسکو تم پر حرام اور تمہیں اس پر
عمل کرنے سے منع کرتا ہوں اور اس حکم کے قبول نکرنے والے کو سزا دونگا۔ حضرت
پیغمبر خدا باوجودیکہ تمام انبیا کے سردار اور اصفیا کے سالار ہیں لیکن جسے خدا نے
حلال کیا ہے اسے حرام نہیں کر سکتے بلکہ کسی چیز کو بغیر حکم خدا کے حرام اور حلال نہیں کر سکتے
تھے چہ جائیکہ مجتہد (العجب ثم العجب) اسی لئے تو حاکم مطلق اور آمر و ناہی برحق اپنے
کلام معجز نظام میں فرماتا ہے وما ینطق عن الہوی ان ہو الا وحی یوحی یعنے
رسول اپنی طرف سے کچھ نہیں کہتے بلکہ جو کچھ اوامر و نواہی وغیرہ بیان کرتے ہیں وہ سب
ہم انکی طرف بھیجتے اور وہ تم لوگوں تک پہونچاتے ہیں

جبکہ خود حضرت رسول خدا حلال کو حرام نہیں فرما سکتے تھے تو پھر اس شخص سے کیونکر تعجب
نہ ہو جو یہ کہے کہ میں اس چیز کو حرام کرتا ہوں جو رسول مقبول کے وقت میں حلال و رائج
تھی حالانکہ اس شخص کے جہل کی انتہا اس حد پر ہے کہ بہت سے قضیوں میں حکم خدا
کے خلاف فیصلہ کیا چنانچہ کتب فریقین میں لکھا ہوا ہے کہ حضرت عمر نے فلاں فلاں معاملہ
میں غلطی کی اور باب مدینۃ العلم حضرت علیؑ سے دریافت کرنے کے بعد اپنی خطا پر منفعل
ہو کر لولا علی لہلک عمر (اگر علیؑ نہوتے تو عمر ہلاک ہو جاتا) اپنی زبان پر جاری کیا۔
علاوہ اس کے وہ مسائل پیش پا افتادہ جنھیں عوام تک جانتے تھے اون کو بھی خلیفہ
صاحب نہیں جانتے تھے چنانچہ ایک مرتبہ حضرت عمر نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص اپنی لڑکی

کا مہر زیادہ مقرر کریگا میں اسکو واپس لیکے بیت المال میں داخل کروں گا۔ یہ سنتے ہی
ایک عورت نے خلیفہ صاحب کے پاس آکر عرض کی کہ آپ ہم کو اُس چیز سے کیوں منع
کرتے ہیں جسے خدائے تعالیٰ نے ہمارے لئے حلال فرمایا اور اپنے کلام پاک میں وان
اٰتیتم احدٰھن قنطارا ارشاد فرمایا ہے (یعنی اگرچہ تم ان عورتوں میں سے کسیکو
پوست گاؤ پراز زر دے دو تو کچھ قباحت نہیں) تب خلیفہ صاحب نے باوجود نا انصافی خود
ہی انصاف کیا اور یہ فرمایا کہ کل الناس افقہ من عمر حتی المخدرات فی الحجال
(مسائل حلال وحرام میں تمام مرد بلکہ پردہ نشین عورتیں تک عمر سے داناتر ہیں)
ایسے آدمیوں سے البتہ نہایت تعجب معلوم ہوتا ہے جو اہل علم وعقل میں اپنا شمار کرتے ہیں اور
پھر ایسے ہادی گم کردہ راہ کی مخالفت سے جنسے برسوں بت پرستی کی ہو متعہ کو منع کریں اور
حرام سمجھیں باوجودیکہ خود ہی بھی قائل ہوں کہ زمانۂ رسول مقبول میں متعہ رائج تھا
اور حدیثیں بھی متعہ کے جائز ورائج ہونے پر دلالت کرتی ہیں لیکن پھر بھی دیدہ و
دانستہ وہ لوگ متعہ سے منکر ہوکر اپنے آپکو عذاب دردناک میں گرفتار کرتے ہیں
چنانچہ روایت تحریم متعہ اس امر پر دلالت کرتی ہے کہ باوجود ایسے افعال شنیعہ کے
پھر بھی اہل حق پر یہ طعن کرتے ہیں کہ قول عمر کیوں نہیں قبول کرتے؟ متعہ کیوں کرتے ہو
اس قضیہ نامرضیہ سے ان کے تعصب وزیادتی کی انتہا اور ظلم وگمراہی کی حد صاف
صاف ظاہر ہے۔

عقد اول فضیلت اور ثواب متعہ کا بیان

متعہ کی فضیلت میں احادیث کثیرہ وارد ہوئی ہیں چنانچہ منجملہ ان کے چند حدیثیں نقل
کیجاتی ہیں۔ حضرت سلمان فارسی، مقداد ابن اسود کندی اور عمار بن یاسر رضی اللہ عنہم
یہ حدیث صحیح روایت کرتے ہیں کہ جناب ختم المرسلین نے ارشاد فرمایا جو شخص اپنی عمر میں

ایک دفعہ متعہ کریگا وہ اہل بہشت سے ہے۔ وہ مرد جسنے متعہ کا ارادہ کیا اور وہ عورت جو متعہ کیلئے آمادہ ہوئی۔ جب یہ دونوں باہم بیٹھتے ہیں تو ایک فرشتہ نازل ہوتا ہے اور جب تک دونوں اپنی خلوت گاہ سے نکلتے نہیں وہ انکی حفاظت کرتا ہے۔ دونو کا آپس میں گفتگو کرنا تسبیح کا مرتبہ رکھتا ہے جب دونوں ایک دوسرے کا ہاتھ پکڑتے ہیں تو انکی انگلیوں سے انکے گناہ ٹپکتے ہیں۔ دونو جب آپسمیں بوسہ لیتے ہیں تو حق تعالیٰ دونو کو ہر بوسہ کے ساتھ حج و عمرہ کا ثواب عطا فرماتا ہے وہ دونو عیش و مباشرت میں جب تک مصروف رہتے ہیں پروردگار عالم ہر لذت شہوت کے ساتھ اُن کے نامۂ عمل میں پہاڑوں کے برابر ثواب تحریر کرتا ہے۔ جب دونو فارغ ہوکے اور غسل کرتے ہیں درحالیکہ وہ یہ جانتے ہیں اور یقین رکھتے ہوں کہ حق سبحانہ تعالیٰ ہمارا خدا ہے اور متعہ کرنا سنت رسول مقبول ہے تو خدا تعالیٰ فرشتوں سے خطاب کرتا ہے کہ میرے ان دونوں بندوں کو دیکھو جو اٹھے ہیں اور اس علم و یقین کے ساتھ غسل کررہے ہیں کہ میں انکا پروردگار ہوں تم گواہ رہو کہ مینے اُن کے گناہوں کو بخشدیا۔ ان کے جسم کے کسی بال سے پانی گرنے بھی نہیں پاتا کہ دونو کیلئے ایک ایک بال کے عوض دس دس ثواب لکھدیئے جاتے اور دس دس گناہ بخشدئے جاتے اور اُن کے مراتب دس دس درجہ بلند کردئے جاتے ہیں راویان حدیث جناب سلمانؓ وغیرہ بیان کرتے ہیں کہ امیرالمومنین علیؑ اُٹھے اور عرض کیا کہ یا حضرت میں آپکی تصدیق کرنیوالا ہوں یہ ارشاد ہو کہ جو شخص اس کار خیر میں سعی کرے اُس کیلئے کیا ثواب ہے؟ حضرت نے فرمایا کہ اُسکا ثواب بھی متعہ کرنیوالوں کے ثواب کے مانند ہے پھر جناب امیرؑ نے عرض کیا کہ متعہ کرنیوالوں کا کیا ثواب ہے؟ حضرت نے فرمایا وہ لوگ فارغ ہوکر جب غسل کرتے ہیں تو جتنے قطرے انکے بدن سے گرتے ہیں اُن سے حق تعالیٰ ایسے فرشتے خلق فرماتا ہے جو تسبیح و تقدیس ایزدی بجا لاتے ہیں اور اسکا ثواب تا قیامت دونوں کو پہونچتا ہے۔ یہ سُنکے جناب امیرؑ نے فرمایا کہ جو شخص اس سنت کو دشوار سمجھے اور اسپر عمل نہ کرے وہ میرے شیعوں سے نہیں ہے اور میں اس سے بیزار ہوں۔

حضرت سید عالم نے فرمایا ہے کہ جسنے زن مومنہ سے متعہ کیا گویا اس نے خانۂ کعبہ کی ستر مرتبہ زیارت کی (مترجم) اس حدیث شریف سے یہ ظاہر ہوتا ہے کہ کسی مومنہ سے متعہ کرنے والے کو حرم محترم کی ستر مرتبہ زیارت کرنیکا ثواب ملیگا ۱۲)

جناب رحمۃ للعالمین ارشاد فرماتے ہیں کہ جو شخص ایکدفعہ متعہ کرتا ہے اسکے جسم کا ایک ثلث نار جہنم سے آزاد ہو جاتا ہے جو شخص دو مرتبہ یہ عمل حسنہ بجالاتا ہے اس کا دو ثلث بدن آتش دوزخ سے آزاد ہو جاتا ہے جو شخص تین مرتبہ متعہ کرتا ہے اُسکا تمام جسم دوزخ کی بھڑکتی ہوئی آگ سے آزاد ہو جاتا ہے۔

حضرت رسول کریم نے فرمایا:- اے علیؑ مومنین و مومنات کو رغبت دلانی چاہئے کہ جب تک وہ متعہ نہ کرلیں دنیا سے رحلت نہ کریں اگرچہ ایک ہی مرتبہ ہو (مترجم) اس حدیث شریف سے متعہ کی اہمیت کا اندازہ ہوتا ہے اور یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ قربۃً الی اللہ کم از کم ایک دفعہ ضرور متعہ کرنا چاہئے ۱۲) خدائے پاک نے اپنے نفس کی قسم کھائی ہے کہ جس مرد اور جس عورت نے متعہ کیا ہوگا میں اسکو آتش دوزخ سے معذب نہ کرونگا ایکدفعہ متعہ کرنیوالا نار جہنم سے بےخوف رہیگا۔ دو مرتبہ متعہ کرنیوالا نیک بندوں کے ساتھ محشور ہوگا۔ تین مرتبہ متعہ کرنیوالا داخل جنت ہوگا۔ جو شخص جس قدر زیادہ متعہ کرے گا حق تعالےٰ اس کے مدارج اسی قدر زیادہ فرمائیگا۔

اے علیؑ قیامت کے دن زوج اور زوجہ ایسی نورانی سواریوں پر سوار ہوں گے جنکے پاؤں مروارید کے اور کان زبرجد سبز کے آنکھیں یاقوت کی۔ پیٹ لولو اور مرجان کے ہونگے۔ یہ لوگ بجلی کی طرح صراط سے گذر جائیں گے اور ان کے ساتھ ساتھ فرشتوں کی ستر صفیں ہونگی۔ دیکھنے والے کہیں گے کہ یہ ملائکہ مقرب ہیں یا انبیاء مرسل؟ فرشتے جواب دیں گے کہ یہ وہ لوگ ہیں جنھوں نے سنت نبوی کو دنیا میں زندہ کیا یعنے متعہ کیا۔ یہ لوگ بغیر حساب لئے ہوئے بہشت میں داخل کئے جائیں گے۔

اعلیٰ جو شخص برادر مومن کیلئے سعی کریگا اُسکو بھی متمتع و غیر متمتع کی [illegible] ثواب ملیگا۔ یا علیٰ متعہ کرنے والے جب غسل کرتے ہیں تو اپنے گناہوں [illegible] سے ایسے پاک ہو جاتے ہیں جیسا کہ اپنی ماں کے پیٹ سے بیگناہ پیدا ہوئے تھے اور کوئی قطرہ اُنکے بدن سے نہیں گرتا مگر یہ کہ حق تعالیٰ [illegible] سے ایسے فرشتے پیدا فرماتا ہے جو تسبیح و تقدیس باری تعالیٰ بجالا کر ثواب متمتع اور متعہ کو بخشتے ہیں

عقد دوم آداب و ارکان متعہ کا بیان

ارکان متعہ چار ہیں

رکن اول صیغہ ہے صیغہ وہ لفظ ہے جسے شارع نے انعقاد متعہ کیلئے وضع فرمایا ہے اسی کو ایجاب و قبول بھی کہتے ہیں ایجاب کیلئے تین لفظ مخصوص ہیں (۱) زوّجتُ (۲) نکحتُ (۳) متّعتُ ۔ بغیر ان الفاظ کے عقد متعہ تملیک و ہبہ و اجارہ وغیرہ سے منعقد نہیں ہوسکتا۔ سید مرتضیٰ علم الہدیٰ فرماتے ہیں کہ صیغہ ایجاب لفظ تملیک کے ساتھ ایسی حالت میں واقع ہوسکتا ہے جبکہ زوجہ لونڈی ہو اور آقا اُسکا صیغہ ایجاب پڑھے (مترجم) اسی کو تحلیل بھی کہتے ہیں ۱۲)

قبول وہ لفظ ہے جو قبلتُ و رضیتُ کیطرح [illegible] رضامندی پر دلالت کرے اس کے لئے کوئی لفظ معین نہیں ہے لیکن ایجاب و قبول الفاظ عربیہ میں کہنا ضروری ہے ورنہ عقد باطل ہوجائیگا۔ ہاں اگر [illegible] استعمال کرسکتے ہیں اگر دونوں [illegible] اگر کوئی [illegible] الا [illegible] وقبول [illegible] تو عقد منقطع ہوجائیگا منقطع دونو باطل ہونگے ۱۲

صیغہ ایجاب کو صیغہ ماضی میں ہونا چاہئے اور جو شخص ایجاب کرے وہ اُس لفظ کے ساتھ اسی وقت واقع ہونیکا قصد کرے نہ کہ خبر کا (مترجم) جو شخص ایجاب میں لفظ انکحت

کے اگر اُسکی مراد ہو کہ میں نے یہ لفظ کہنے سے پہلے زمانہ گذشتہ میں کوئی نکاح واقع کیا ہے اور اب اس کلام سے اسکی خبر دیتا ہوں تو اس طریقہ سے نکاح واقع نہیں ہو سکتا کیونکہ ایسے ہی طریقہ کو اصطلاح میں خبر کہتے ہیں۔ کہنے والے کا اگر یہ مقصد ہو کہ میں لفظ انکحتُ سے نکاح ابھی اسیوقت واقع کرتا ہوں تو یہ انشا ہے اور اسی طریقہ سے نکاح واقع ہوتا ہے بلکہ اسیطرح تمام عقدوں میں قصد انشا ہونا چاہئے۔ مثلاً اگر کوئی شخص بعتُ (بیچا میں نے) کہے تو اُس کی یہ نیت ہونی چاہئے کہ میں عقد بیع کو اسی لفظ بعتُ سے اسیوقت واقع کرتا ہوں ۱۲)

ایجاب کے بعد فوراً قبول کا صیغہ کہنا چاہئے جیسا کہ عموماً سوال کا جواب دیا جاتا ہے جس طرح سوال کا جواب دینے سے سوال رد ہو جاتا ہے اسی طرح ایجاب و قبول کے درمیان فاصلہ واقع ہونے سے عقد باطل ہو جاویگا (مترجم) قبل صیغہ قبول کے صیغہ ایجاب کہنا کچھ لازم نہیں بلکہ اسکے برعکس بھی جائز ہے اور عقد صحیح ہو گا ۱۲)

ایجاب و قبول کے صیغے خواہ خود کہے یا بذریعہ وکیل کہلائے سات قسم کے ہیں۔

قسم اوّل۔ زوج و زوجہ خود ایجاب و قبول کریں

ایجاب۔ زوجہ کہے ا۔ زوجتکَ (تزویج کیا میں نے تجھکو) یا متعتکَ (تیرے متعہ میں دیا میں نے) یا انکحتکَ نفسی مدۃ کذا بمبلغ کذا (تیرے نکاح میں دیا میں نے اپنے نفس کو اتنی مدت کیلئے اتنے مہر پر)

قبول۔ زوج فوراً کہے۔ قبلتُ لنفسی (قبول کیا میں نے اپنے نفس کیلئے) (مترجم) جیسا کہ ایجاب میں نکاح کے بعد نفس و مدت و مبلغ کا ذکر ہے اسی طرح سے تزویج اور تمتیع کے ساتھ بھی ہوگا مگر متعہ کا صلہ بائے ہوگا یعنی متعتکَ بنفسی الخ کہنا ہوگا اگر قبول کرنے والا قبول میں صرف قبلتُ کہے تو بھی کافی ہے کیونکہ ایجاب و قبول میں

موافقت لازم نہیں بلکہ ہر وہ لفظ جو قبول پر دلالت کرے کافی ہے ۱۲)

قسم دوم۔ زوجہ کا وکیل ایجاب اور زوج خود قبول کا صیغہ کہے

ایجاب۔ وکیل زوجہ کہے۔ متعتک بنفس موکلتی فلانۃ ابنۃ فلان مدۃ کذا بمبلغ کذا (تیرے متعہ میں دیا میں نے اپنی موکلہ فلانہ بنت فلاں کے نفس کو اتنی مدت کیلئے اتنے مہر پر۔

قبول۔ زوج فوراً کہے قبلت لنفسی (قبول کیا میں نے اپنے نفس کے لئے ح

(مترجم) لائق تعرض یہاں پر یہ امر ہے کہ جواب ایجاب میں اگر صرف لفظ قبلت کہے تو وہ کافی ہوگا جیسا کہ قسم اول میں مذکور ہوا لیکن جواب ایجاب میں قبول کرنے والا اگر قبلت نفسی بدون لام کے کہے گا تو یہ معنی ہونگے کہ قبول کیا میں نے اپنے نفس کو اور یہ جواب ایجاب نہوگا بلکہ بے معنی ہوکر موجب بطلان عقد ہوگا۔ ایجاب میں لفظ تزویج کا تعدیہ نفس کے ساتھ یعنی بلا کسی حرف واسطہ کے (جیسا کہ مثال قسم اول میں گذرا) اور بواسطہ حرف با کے بھی آیا ہے جیسے زوجتک بنفسی (تزویج کیا میں نے تجھکو اپنے نفس کے ساتھ) یا زوجت بک نفسی (تزویج کیا میں نے تیرے ساتھ اپنے نفس کو) لفظ نکاح کا بھی تعدیہ بنفس بغیر کسی حرف رابطہ کے آیا ہے جیسا کہ مثال قسم اول میں گذرا۔ اور بواسطہ حرف من بالکسر بھی آیا ہے جیسے انکحتک من نفسی (نکاح میں دیا میں نے تجھکو اپنے نفس سے) یا انکحت منک نفسی (نکاح میں دیا میں نے تجھے اپنے نفس کو) مگر تعدیہ تمتیع بدون حرف با کے نہیں آیا ہے جو لغت عرب سے واضح ہے چنانچہ صاحب صراح لکھتے ہیں کہ تمتع منفعت حاصل کرنا کسی چیز سے اور اس کا صلہ حرف با کے ساتھ ہے اسکی مثال قسم دوم میں گذر چکی ۱۲)

قسم سوم۔ زوج اور زوجہ کے وکیل ایجاب و قبول کریں

ایجاب۔ وکیل زوجہ کہے۔ متعت نفسی موکلتی فلانۃ ابنۃ فلان بموکلک فلان

ابن فلاں مدۃ کذا ًبمبلغ کذا (متعہ میں دیا مینے اپنی موکلہ فلانہ بنت فلاں کے نفس کو تیرے موکل فلاں بن فلاں کو اتنی مدت کیلئے اتنے مہر پر)

قبول۔ وکیل زوج بغیر فاصلہ عرفی کے فوراً کہے قبلت ، لموکلی فلان بن فلان (قبول کیا میں نے اپنے موکل فلاں بن فلاں کے لئے)

قسم چہارم۔ زوجہ ایجاب کرے اور وکیل زوج قبول کرے

ایجاب وہ یہی متعت نفسی بموکلک فلان بن فلان مدۃ کذا ًبمبلغ کذا (متعہ میں دیا مینے اپنا نفس تیرے موکل فلاں بن فلاں کو اتنی مدت کیلئے اتنے مہر پر) قبول۔ وکیل زوج فوراً کہے قبلت لموکلی فلاں بن فلان (قبول کیا مینے اپنے موکل فلاں بن فلاں کیلئے، مترجم) جبکہ موکل اور موکلہ دونوں نابالغ نہ ہوں تو ان کیونکہ نام لینا ضروری نہیں ہے بلکہ ایجاب میں موکلتی اور قبول میں موکلی کہہ دینا کافی ہے کیونکہ توکیل میں ہر موکل اور موکلہ اور اسی طرح زوجین بھی پہلے سے مشخص ہیں ۱۲

قسم پنجم۔ ایک ہی شخص زوج وزوجہ کا وکیل ہوکر ایجاب قبول کرے

ایجاب۔ متعت نفس موکلتی فلانہ بنت فلان ۔ لموکلی فلان بن فلان مدۃ کذا ًبمبلغ کذا (متعہ میں دیا مینے اپنی موکلہ فلانہ بنت فلاں کے نفس کو اپنے موکل فلاں بن فلاں کو اتنی مدت کیلئے اتنے مہر پر)

قبول۔ صیغہ ایجاب کے بعد فوراً کہے قبلت لموکلی فلان بن فلان (قبول کیا مینے اپنے موکل فلاں بن فلاں کے لئے)

قسم ششم۔ زوجہ کیطرف سے زوج وکیل ہوکر ایجاب کرے اور خود ہی اپنے لئے قبول بھی کرے

ایجاب۔ انکحت نفس موکلتی فلانہ بنت فلان من نفسی مدۃ کذا ًبمبلغ کذا (نکاح میں دیا مینے اپنی موکلہ فلانہ بنت فلاں کے نفس کو اپنے نفس کے ساتھ اتنی مدت کے لئے اتنے مہر پر)

قبول۔ صیغہ ایجاب کے بعد زوج فوراً کہے قبلت لنفسی (قبول کیا مینے اپنے لئے)

قسم ہفتم۔ زوجہ خود ایجاب کرے اور زوج کی وکیل ہو کر قبول بھی کرے۔

متعت نفسی بموکلی فلان بن فلان مدۃ کذا و بمبلغ کذا (متعہ میں دیا میں نے اپنے نفس کو اپنے موکل فلاں بن فلاں کے ساتھ اتنی مدت کے لئے اتنے مہر پر) قبول صیغہ ایجاب کے بعد زوجہ فوراً کہے قبلت لموکلی فلان بن فلان (قبول کیا میں نے اپنے موکل فلاں بن فلاں کے لئے) مذکورہ بالا صورتوں میں اگر مدت مذکورہ اور مبلغ مذکور کا بیان [illegible] ایجاب میں اگر مدت معینہ کی شرط دو دن چار دن دو برس [illegible] مقرر ہو یا بالتصریح [illegible] مدت معینہ و مہر معین اور مدت مذکورہ معلوم اور مبلغ مذکور یا معاوضہ [illegible] زوجین [illegible] اصطلاح کر دیتے ہیں یا شرائط کے طے ہونے میں خود زوجین کو معلوم ہو جاتا ہے اسی لئے صیغہ میں مادہ بالتصریح ضروری نہیں۔ ذکر ضمنی ضمن صیغہ میں جو ایجاب شرط کا موجب ہے کافی ہے ہاں اگر وکیل پر وثوق تدین نہو تو تصریح لازمی ہوگی ورنہ در صورت ظہور خلاف شرط و مدعا بطلان عقد ہے اور بعد عقد کے رضامندی کافی نہوگی بلکہ پھر از سر نو عقد کو واقع کرنا پڑیگا کیونکہ قوت شرط سے قوت مشروط یقینی و لازمی ہے ۱۲

واضح ہو کہ نکاح منقطع اور غیر منقطع دونوں میں صیغہ ایجاب و قبول کی شرط ہے مگر نکاح دائمی میں کوئی مدت مطلقاً ذکر نہ کیجائے (مترجم) خواہ نکاح منقطع ہو جسے متعہ کہتے ہیں یا نکاح دائمی ہو جو بالعموم نکاح بولا جاتا ہے دونو عقدوں میں صیغہ ایجاب و قبول مشروط ہے۔ جس عقد نکاح میں کوئی مدت معینہ مذکور نہو وہ نکاح دائمی ہے۔ اور اس میں طلاق جو زوج کے اختیار میں ہے اور زوجہ بالکل بے اختیار ہے۔ یا خلع جو اختیار زوج میں ہے لیکن بعوض و درخواست زوجہ پر ہے۔ یا مبارات جو اختیار زوج میں ہے مگر دونو افتراق چاہتے ہیں اور زوج جو کچھ زوجہ کو دیچکا ہے وہ واپس

لے سکتا ہے۔ یا ایلا جس میں مجامعت زوجہ مدخول بہا کے متعلق ہمیشہ کے لئے یا چار ماہ سے
زائد پر بنا بر ضرر رسانی زوجہ کے زوج قسم کھاتا ہے۔ یا لعان جسمیں زوجین آپس میں بوجہ
اتہام زوج زنا کے زوجہ پر بدون شاہد و گواہ کے بحکم قاضی بطرز مخصوص شرعی
ایک دوسرے پر نفرین کرتے ہیں، معتبر ہے اور بغیر ان وجوہ کے نکاح دائمی میں
زوجین میں جدائی ناممکن ہے جس عقد نکاح میں کوئی مدت معینہ مذکور ہو وہی نکاح
منقطع اور متعہ ہے اسمیں مذکورۂ بالا وجوہ افتراق ممکن نہیں۔ متعہ میں چونکہ مدت
معینہ شرط ہے تو بدون ذکر مدت معینہ کے فوت شرط کی وجہ سے مشروط یعنی عقد متعہ بھی
باطل ہوگا اور وہ نکاح نکاح دائمی ہوجائیگا۔ اگر عقد متعہ میں یہ شرط کرے کہ میں ایکمرتبہ
یا دو مرتبہ مجامعت کروں گا اور اس شرط کو کسی زمانہ سے مقید نہ کرے تب بھی وہ عقد
نکاح دائمی ہوگا۔ خلاصہ یہ کہ مدت میں اگر کسی طرح کا خلل ہوگا تو عقد متعہ باطل ہوکر
نکاح دائمی ہوجائیگا ۱۲

رکن دوم۔ بیان متعاقدین

شرط ہے کہ عقد کرنے والے عاقل و بالغ و آزاد ہوں یا ان کو متعہ کرنے کی اجازت
ملی ہو (مترجم) متعہ کرنے والے اگر آزاد نہوں اور مملوک ہوں تو انکو اُن کے مالک نے عقد
کی اجازت دی ہو۔ مملوک کے لئے صرف عقد متعہ ہی میں مالک کی اجازت لازمی نہیں ہے
بلکہ مملوک کا عقد دائمی بھی مالک کی اجازت کے بغیر ناجائز ہے عام اس سے کہ مملوک مرد
ہو یا عورت یا دونوں ہوں ۱۲۔

زوج مسلمان ہو اور زوجہ بھی مسلمہ ہو یا اہل کتاب سے مثل یہودیہ و نصرانیہ ہو (مترجم) ممتوعہ
یا منکوحہ اگر اہل کتاب سے ہے اور ذمیہ ہے تو یہ حکم جاری ہے۔ نہیں تو نہیں۔ ذمی
وہ لوگ ہیں جو اسلام کو جزیہ دینا قبول کرکے ہمیشہ کے لئے مطیع اسلام ہوئے اور اہل
اسلام بوجہ ادائے جزیہ و اطاعت مادام الادا اُن کی جان و مال و آبرو کے ذمہ دار ہوگئے

زن مسلمہ کا سوا مرد مسلم کے اور کسی سے عقد نہیں ہو سکتا ۱۲) لیکن جبکہ زوجہ اول کتابیہ ہو تو زوجہ پر
لازم ہے کہ اُسے ارتکاب محرمات شرعیہ (شراب خوری وغیرہ) سے منع کرے [illegible] اصحاب
سے متعہ کرنا جائز نہیں ہے (مترجم) ایسی عورتوں سے نکاح دائمی بھی ناجائز ہے ۱۲) جو [illegible] اپنے نکاح
میں زن آزاد رکھتا ہے وہ بغیر اپنی بی بی کی اجازت کے لونڈی سے متعہ نہیں کر سکتا (مترجم) اور نکاح بھی
بھی نہیں کر سکتا اگر زن آزاد منکوحہ موجودہ کو اپنے شوہر کے متعلق کسی لونڈی سے عقد کرنیکے ارادہ کا علم ہو جائے
خواہ باطلاع شوہر اور کسی طرح سے تو جب تک وہ زن آزاد اجازت نہ دے متعہ مذکورہ کرنا جائز نہ ہوگا اور
کریگا تو عقد مذکور باطل ہے اسکو جناب محقق نے بھی تحریر فرمایا ہے اور اس قول کا ماخذ روایت محمد بن اسمعیل
بن بزیع ہے حالانکہ اسمیں تحصیل تمتع کو مرضی حرہ پر موقوف فرمایا ہے اور ظاہر ہے کہ عقد و تمتع ایک شئ
نہیں ممکن ہے کہ عقد کرے اور تمتع نہ حاصل کرے. اجازت اور مرضی بھی ایک شے نہیں بسا اوقات ایسا ہوتا
ہے کہ مرضی کچھ اور ہوتی ہے لیکن انسان زبان سے کچھ اور کہتا ہے مگر یہ کہ صورت
مذکورہ میں صحت عقد مذکور بصورت مذکورہ خالی از قوت نہیں ہے بامکان اسکے
کہ تمتع سے شاید عقد متع اور مرضی سے اجازت ہی مراد ہو۔ البتہ زن آزاد سے نکاح
یا متعہ کرنے میں زن آزاد کی اجازت درکار نہیں ہے ۱۲
بعض مجتہدین کے نزدیک یہ صحیح تر ہے کہ صاحب زن آزاد اگر کسی لونڈی سے متعہ کر چکا ہے
اور زن آزاد منع کرے تو وہ عقد متعہ باطل ہے اور بعض مجتہدین کے نزدیک اگر زن
آزاد اجازت دیدے تو صحیح رہیگا جیسا کہ شیخ جمال الملۃ والدین مطہر حلی رحمۃ اللہ
قواعد و تحریر میں تحریر فرماتے ہیں (مترجم) ان دونوں قولوں میں فرق ہے۔ قولِ
اول میں منع صریحی کا اعتبار ہے اور درصورت سکوت باوصف علم کے صحت ہے
اور قول ثانی میں اجازت معتبر ہے اور درصورت سکوت باوصف علم کے بطلان ہے
لیکن یہ دونوں قول بعد ہو چکنے اور واقع ہو جانے عقد کنیز کے قبل زن آزاد کے محل نظر ہیں
ہاں اگر بموجودگی زن آزاد منکوحہ اسکی لاعلمی میں اس کے شوہر نے یہ عقد متعہ واقع کیا ہو

تو قول اول صحیح تر ہے کیونکہ بوصف علم کے سکوت بھی مشعر رضا ہے اور ایک قسم معتبر کی وہ بھی اجازت ہی (خداوندا) مگر یہ کہ قبل از وقوع عقد اجازت معتبر سمجھی جائے تو یہ بعید ہے اور جب تک کہ اس بارہ میں نص صریح نہ پائی جائے تب تک اجازت اپنے عموم پر باقی ہوگی یعنی جب چاہے اجازت کنایۃً خواہ صراحۃً حاصل ہو جائے عقد صحیح رہیگا جیسا کہ جب ممانعت حاصل ہو تو بطلان عقد ہوگا اور یہ ظاہر ہے کہ اعتبار منع عام ہے ورنہ بطلانِ عقد کیسا۔ پس اس بات کا کوئی مرجح نہیں ہے کہ اجازت میں کوئی قبلیت معتبر ہو اور وہ مقید سمجھی جائے اور منع عام رہے اور ترجیح بلا مرجح جائز نہیں ہے ۱۲

سالہ یا سالی کی لڑکی کے ساتھ بغیر اجازت زوجہ کے متعہ جائز نہیں ہی۔ (مترجم) زوجہ منکوحہ اگر آزاد ہے تو اُس کی بھانجی اور بھتیجی خواہ آزاد ہو یا مملوکہ ہو اور زن آزاد منکوحہ موجودہ سلم رکھتی ہو یا لاعلم ہو بلا اجازت زوجہ منکوحہ آزاد موجودہ کے شوہر زن مذکور نکاح دائمی یا منقطع زنان مذکورہ سے نہیں کر سکتا مگر یہ کہ زن منکوحہ جو اپنی بھتیجی یا بھانجی کی پھوپھی یا خالہ ہے اگر مملوکہ ہو تو اس کی وہ بھتیجی اور بھانجی آزاد ہو یا وہ بھی مملوکہ ہو تو اجازت کی ضرورت نہیں اور اگر کسی عورت کی بھانجی یا بھتیجی یا دونوں کسی شخص کے عقد دائمی یا منقطع میں ہوں خواہ وہ آزاد ہوں یا مملوکہ ہوں ان کی خالہ اور پھوپی یا دونوں سے بلا اجازت ان کے بر عقد کر سکتا ہے مگر یہ کہ بھانجی اور بھتیجی کسی عورت کی جو کسی شخص کے عقد میں ہیں وہ آزاد ہوں اور خالہ اور پھوپھی اُن عورتوں کی مملوکہ ہوں تو بلا اجازت زن آزاد کے مملوکہ سے عقد مشکل ہے جیسا کہ اوپر بیان ہوا ور گذرا ۱۲

اگر زوجہ شیعہ ہی تو زوج بھی شیعہ ہونا چاہیے (مترجم) شیعہ عورت کا دوامی و متعہ بھی ہو غیر شیعہ کے ساتھ ناجائز ہے و بالعکس یعنی مرد شیعہ کا عقد زن غیر شیعہ کے ساتھ جائز ہے ۱۲

زن مومنہ صالحہ مستورہ کو اختیار کرنا مسنون ہے اور یہ دریافت کرنا کہ کوئی امر مانع متعہ تو نہیں واجب نہیں (مترجم) بلکہ عقد دائمی میں بھی یہی ہے ۱۲

زن باکرہ سے بدون اس کے باپ کی اجازت کے متعہ کرنا مکروہ ہے اور اگر باکرہ کا باپ نہو تو مطلقاً مکروہ ہی (مترجم) نکاح دائمی ہو یا منقطع جبکہ زن باکرہ کا باپ موجود ہو تو بدون اجازت پدر امکان عقد مشکل ہی، البتہ جبکہ باکرہ کا باپ نہ ہو تو اس سے متعہ کرنا کراہت تنزیہیہ رکھتا ہے اور جبکہ باکرہ کا باپ متعہ کی اجازت دیدے تو بھی مکروہ تنزیہی ہے گو کہ جائز ہے۔ زن شوہر دار سے متعہ کرنا قطعاً حرام اور زنا محضہ ہی اور از جملہ گناہان کبیرہ ہے۔ یہی حکم نکاح دائمی کا بھی ہے بلکہ اگر زن مذکورہ اس متمتع یا ناکح کی مدخولہ ہو گئی ہو تو ایسی عورت منکوحہ ہو یا ممتوعہ اس ناکح جدید پر حرام مؤبد ہو گی ۱۲

رکن سوم بیان مہر

عقد متعہ میں ذکر مہر لازم ہے ورنہ اجماعاً باطل ہوگا (مترجم) عقد متعہ میں خاصکر ذکر مہر لازم ہی ورنہ عقد متعہ باطل ہوگا بخلاف عقد دائمی کے کیونکہ اسمیں ذکر مہر ضروری نہیں اسوجہ سے کہ اشتراط مہر ضمن عقد متعہ کے لئے نصوص ہیں بخلاف عقد دائمی کے کیونکہ غرض اصلی متعہ سے طلب تمتع و فائدہ اور فقط اعفاف نفس ہے اسی وجہ سے یہ عقد متعہ اُن عقود سے تشبیہ دیا گیا ہے جنمیں ذکر عوض جانبین سے مشروط ہی بخلاف عقد دائمی کے کہ غرض اصلی عقد دائمی سے بقائے نسل وغیرہ ایسی ہے کہ جنکا قصد متعہ سے نہیں کیا جاتا اور اسی وجہ سے عقد دائمی میں ذکر مہر مشروط نہیں ہی ۱۲

مہر مملوک اور معلوم بھی ہو خواہ وزن و پیمانہ سے یا مشاہدہ سے علم مہر حاصل ہو خواہ ایسی صفت سے ہو رافع جہالت ہو (مترجم) مہر مملوک سے یہ مراد ہے کہ اُن چیزوں سے مہر نہو کہ جو کبھی بھی مثل سور اور شراب کے مملوک نہیں ہو سکتیں ایسا مہر عقد دائم و منقطع دونوں میں جائز ہے۔ اور نہ ایسا ہو کہ وہ مال مہر جائز الملکیۃ تو ہو مگر عقد کرنیوالے

ملک میں نہ ہو۔ کوئی عقد بھی مال غیر پر اگر کرے تو صحیح نہ ہوگا کیونکہ بضع بالضم وضاد معجمہ یعنی نکاح یعنی مجامعت مال غیر سے اختیار میں نہیں آسکتی اور نہ ملک ہی ہو سکتی ہے اگرچہ مالک مال راضی بھی ہو جائے بخلاف مثل بیع وغیرہ عقود معاوضات کے کیونکہ ان چیزوں میں مالک مال کیطرف ملک منتقل ہونے کے بعد مالک مال کی اجازت موثر ہوتی ہے اور منتقل الیہ کے لئے ان میں جواز تصرف بلا دغدغہ ہوگا۔ اور نکاح میں یہ امر انتقال مفقود ہے۔ اور چاہیئے کہ مہر معلوم بھی ہو کیونکہ اگر مجہول ہوگا تو نکاح صحیح نہ ہوگا اور اگر بالتصریح معلوم نہ ہوگا تو مخصوص عقد متعہ باطل ہو جائے گا اور علم دو ہی طرح سے حاصل ہو سکتا ہے اگر قابل وزن ہے تو وزن سے اور اگر معدود ہے تو گنتی سے اور اگر ڈھیر ہے تو مشاہدہ سے۔ یہ سب مہر حاضر میں ہے اور اگر مہر موجود نہیں ہے تو وہ ایسے وصف سے معلوم کیا جا سکتا ہے جس سے کہ جہالت دور ہو جائے اور مہر مجہول کی حد سے نکل جائے ۱۲

جس مقدار مہر پر زوج و زوجہ دونوں راضی ہو جائیں خواہ کم ہو یا زیادہ وہی صحیح ہے بشرطیکہ اس مقدار میں عرفاً کوئی فائدہ بھی ہو اگرچہ ایک مٹھی گیہوں ہی کیوں نہ ہو جیسا کہ مقدمہ رسالۂ ہذا میں جناب سلمان فارسی رض سے نقل کیا گیا ہے کہ ہم ایک مٹھی گیہوں پر متعہ کرتے تھے عقد متعہ جب واقع ہو تو زوج پر لازم ہے کہ تمام مہر زوجہ کے سپرد کر دے۔

مترجم: ذکر مہر ہر نکاح میں خصوصاً متعہ میں لازم ہے کیونکہ رکن اعظم متعہ میں استمتاع اور محض فائدہ اٹھانا ہے اور اسی وجہ سے مہر کامل دخول کے اور وفا اور قدرت دینے کے ساتھ مدت میں دیتی ہے ۱۲

قبل دخول اگر مدت کو ہبہ کر دے تو ایسی حالت میں نصف مہر دینا ہوگا (مترجم) نکاح دائمی میں اگر زوجۂ منکوحہ کو قبل دخول طلاق دیدے تو آدھا مہر دینا ہوگا لیکن متعہ میں اگر قبل دخول بعض مدت کو ہبہ کر دے تو کل مہر دینا ہوگا ۱۲

دخول کے بعد اگر مدت کو ہبہ کرے تو کل مہر ادا کرنا لازم ہوگا (مترجم) چاہیے بعد دخول تمام
مدت کو ہبہ کردے یا بعض مدت کو لیکن ایک حبہ بھی مہر کا ساقط نہ ہوگا اور تمام مہر ادا کرنا
پڑے گا جیسا کہ نکاح دائمی میں بعد دخول مہر کامل کا لزوم ہوجاتا ہے اور بعد دخول کے ہبہ بظاہر ہبہ
نہیں ہے بلکہ اسقاط مدت ہے جو محتاج قبول نہیں ہے کیونکہ یہ اسقاط مدت بمنزلہ ابراء از مدت ہے ۱۲
اگر زوجہ بدون عذر شرعی مدت معینہ میں زوج کے متمتع ہونے میں خلل انداز ہو اور تمتع سے زوج کو
منع کرے تو زوج کو حق حاصل ہے کہ خلل اندازی کے زمانہ کا اندازہ لگا کے مہر کو وضع کرلے
(مترجم) زوجہ اگر بعض مدت میں اختیاراً خلل انداز تمتع ہو تو مدت خلل اندازی کے اندازہ سے
زوجہ کا مہر ساقط ہوگا یعنی تمام مہر معین تمامی مدت معینہ پر تقسیم کیا جائیگا۔ اور اسی حساب سے
زمانہ خلل اندازی کا مہر وضع کرلیا جائیگا تا اینکہ زوجہ اگر تمام زمانہ مدت میں مانع تمتع
رہی ہو تو اس کا تمام مہر ساقط ہوگا اور وہ کچھ نہ پائے گی۔ ہاں اگر بوجہ عذر شرعی مثل حیض
اور مرض اور خوف ظالم کے مانع رہی ہے تو یہ منع نہیں ہے اور مہر پائیگی ۱۲
جبکہ فساد عقد اس طرح سے ظاہر ہو کہ ممتوعہ شوہر دار ثابت ہو یا زوجہ متمتع کی خواہر
حقیقی یا متمتع کی ساس ثابت ہو یا منجملہ اُن عورتوں کے ہو جن سے نکاح نہیں ہو سکتا
یا اس میں ہر وہ سبب رہا ہو جس سے کہ نکاح فسخ ہو جاتا ہے (مترجم۔ مثلاً ممتوعہ مذکورہ
کسی کے عقد طلاق یا عدہ وفات میں رہی ہو) اور متمتع نے ایسی ممتوعہ سے دخول نہ کیا ہو تو مہر سے
کچھ نہ پائے گی۔ (مترجم۔ ایسی حالت میں عقد باطل ہے اور مہر میں سے جو کچھ جزو کل
لے چکی ہے وہ واپس دیگی اور اگر خرچ کر ڈالا ہے تو اسکی ضامنہ ہے ۱۲
فساد عقد اگر دخول کے بعد ظاہر ہو تو اس بارہ میں مجتہدین کے تین قول ہیں۔
(الف) شیخ جمال الدین مطہر حلی علیہ الرحمہ قواعد اور ارشاد میں تصریح فرماتے ہیں
کہ اگر زوجہ وجہ فساد سے جاہل تھی تو تمام مہر لیگی۔ (مترجم۔ اگر ممتوعہ مذکورہ بنا مہر کامل [illegible]
ہو تو خیر ورنہ اس کا مہر کامل دیا جائیگا اور عقد باطل ہے ۱۲ اور اگر فساد عقد سے

واقف تھی تو اُسے کچھ نہ ملیگا۔

(ب) جناب شیخ موصوف کتاب تحریر میں ارشاد فرماتے ہیں کہ قبل ظہور فساد کے زوج جو کچھ دے چکا ہے وہی کافی ہے اور زوجۂ مذکورہ کو پھر کوئی استحقاق نہیں ہے کہ زوج سے مانگے اور زوج بقیہ مہر اُسے دے (مترجم۔ ممتوعہ مذکورہ چاہے عالمہ بفساد رہی ہو یا جاہلہ بفساد کوئی فرق نہیں ہے اور یہی قول جناب شیخ کا نہایہ میں ہے ۱۲

(ج) خاتم المجتہدین شیخ رحمہ اللہ نے حاشیہ قدیمہ مختصر میں تحریر فرمایا ہے کہ قوی تر یہ ہے کہ اس قسم کی عورتوں سے جس مقدار مبلغ پر متعہ کیا جاتا ہے بس وہی مقدار زوجہ مذکورہ کو دیں گے اور جناب محقق رہ شرایع میں وہی فرماتے ہیں جو کہ قول ثانی ہے۔

(مترجم۔ تفصیل یہ ہے کہ زید نے اگر ہندہ سے متعہ کیا اور بعد عقد فساد مذکور ظاہر ہوا تو یہ ظہور یا قبل دخول ہے یا بعد دخول اور ممتوعہ بھی یا تو فساد عقد سے واقف تھی یا نا واقف فساد عقد اگر قبل دخول ظاہر ہوا ہے تو ممتوعہ خواہ عالمہ بفساد ہو یا جاہلہ بفساد۔ بہرصورت عقد باطل ہوگا اور وہ مہر سے کچھ نہ پائے گی اور اگر جزو یا کل لے چکی ہے تو سب واپس کرنے گی اور اس سے واپس لیا جائے گا۔ اگر خرچ کر ڈالا ہے تو اسکے ادا کی ضامنہ ہے کیونکہ عقد کے باطل ہونے کی وجہ سے بوجہ عقد جو مہر تھا وہ بھی ناجائز اور باطل ہوگیا اور اگر فساد عقد بعد دخول ظاہر ہوا ہے تو اس میں تین قول ہیں (اول) ممتوعۂ مذکورہ کو جو کچھ مل چکا ہے بس وہی کافی ہے خواہ عالمہ بفساد ہو یا جاہلہ اور بقیہ مہر نہیں پاسکتی اور نہ طلب کرسکتی ہے (مترجم۔ اگر کچھ نہ ملا ہو تو بنا بر اس قول کے بوجہ عدم لزوم عطا کچھ بھی نہیں پاسکتی (دوم) اگر ممتوعۂ مذکورہ فساد عقد کا علم رکھتی تھی تو کچھ نہ پائے گی اور کل یا جزو جو کچھ مہر سے لے چکی ہے اس سے واپس لیا جائے گا اگر اس نے اس کو خرچ کر ڈالا یا کسی طرح سے تلف کردیا ہے تو

اس کی ضامن ہے کیونکہ اس نے زنا کیا اور زنا کا کچھ بھی مہر نہیں ہے۔ اور اگر زنِ ممتوعہ مذکورہ فساد عقد سے لاعلم تھی تو پورا مہر مقرر شدہ اسکو ملیگا۔ اگر وہ سب لے چکی ہے تو خیر ورنہ کامل کیا جائیگا گو عقد باطل ہوگا۔ صورت سوم۔ اگر ممتوعہ مذکورہ فساد عقد سے جاہلہ ہے تو مہر کو مہر مثل وجوباً دلایا جائیگا۔ مترجم۔ یہ امر بلحاظ اس کے ہے کہ حلال وطی یعنی مجامعت میں فساد عقد کا علم نہ تھا۔ پس وطی محترم واقع ہوئی پس عوض بھی ضروری ہوا اگرچہ مہر مقرر شدہ تو باطل ہے مگر وطی محترم کا عوض بھی واجب ہے پس مہر مثل ثابت ہوگا اور جس طرح سے بھی ہو حق یہ ہے کہ اگر فساد عقد سے ممتوعہ مذکورہ علم رکھتی ہے تو خواہ ظہور فساد قبل دخول ہو یا بعد دخول۔ مہر ساقط ہوگا۔ اور جو کچھ لے چکی ہے واپس دے گی اور اگر تلف کر ڈالا ہے تو ضامن ادا ہوگی اور اگر فساد عقد کا ممتوعۂ مذکورہ کو علم نہ تھا اور ظہور فساد قبل دخول ہوا تو بھی یہی حکم ہے اور اگر ظہور فساد بعد دخول ہوا تو مہر مثل وجوباً اس کو ملیگا فافہم ۱۲

رکن چہارم۔ مدت متعہ کا بیان

عقد متعہ میں ذکر مدت شرط ہے اگر ذکر مدت نہ کیا جائے تو بنا بقول علامہ حلی رہ و خاتم المجتہدین شیخ علی رح متعہ باطل ہے اور بنا برقول شیخ ابو جعفر طوسی رہ و محقق ابو القاسم رہ نکاح دائمی ہوگا (مترجم۔ اگر عقد متعہ کے صیغہ میں ذکر مدت مذکور نہ ہو تو دو قول ہیں ایک یہ کہ عقد متعہ ہی بالکل باطل ہے جیسا کہ علامہ مطہر حلی اور خاتم المجتہدین شیخ علی اور جناب شہید ثانی رحمہ اللہ نے ارشاد فرمایا ہے۔ دوسرا قول یہ ہے کہ عقد متعہ تو ضرور باطل ہے مگر عقد باطل نہیں ہے یعنی وہ عقد دائمی ہو جائیگا جیسا کہ جناب محقق اور اکثر علماء اور شہید اول رحمہم اللہ نے ارشاد فرمایا ہے۔
قول ثانی کی حجت یہ ہے کہ صلاحیت اصل عقد کی دونوں میں ہے خواہ عقد متعہ ہو خواہ

عقد دائم عقد متعہ ذکر مدت سے ہوتا ہے اور عقد دوام عدم مدت سے۔ جبکہ مدت کا عدم ہوا
تو دوام ثابت ہوا کیونکہ ایجاب وقبول صحیح کی وجہ سے اصل عقد صحیح ہے اور موثقہ ابن
بکیر امام جعفر صادق سے موجود ہے آپ نے فرمایا ہے کہ اگر ذکر مدت ہو تو وہ متعہ ہے اگر
ذکر مدت نہو تو وہ نکاح دائمی ہے۔ قول اول کے قائلوں کی حجت یہ ہے کہ متعہ میں مدت
مذکور ہونی اجماعاً شرط ہے اور جب شرط نہ رہی تو مشروط بھی نہ رہا یعنی عقد متعہ بھی معدوم
ہو گیا اور صحیحہ زرارہ امام جعفر صادقؑ سے اس بارہ میں ہے کہ متعہ نہیں ہوتا مگر دو چیزوں
یعنی مدت مقررہ اور اجرت معینہ سے اور یہی دلیل بطلان عقد متعہ ہے کیونکہ عقد میں دوام
غیر مقصود ہے چونکہ تمام عقود تابع قصد ہیں لہذا بوجہ عدم قصد دوام کے دوام بھی
معدوم ہوا اور عقد متعہ اور عقد دوام دونوں باطل ہوئے۔ اور صلاحیت ایجاب کی
عقد منقطع اور عقد دوام کے لئے اس کی باعث نہیں ہو سکتی کہ کسی مشترک لفظ کو ایک
معنی معین پر حمل کرے اور کسی ایک معنی معین کے ساتھ مخصوص کر دے حالانکہ ارادہ
دوسری معنی کا ہے جو غیر دوسری معنی کا ہے پس بوجہ عدم ذکر مدت و ارادہ متعہ
عقد متعہ باطل ہوا اور بوجہ نہونے ارادۂ دوام کے عقد دوام بھی باطل ہوا کیونکہ یہ امر
معلوم ہو چکا ہے کہ تمام عقود تابع قصد ہیں اور موثقہ ابن بکیر میں اس بات کی تصریح کہاں ہے کہ جب
متعہ کا ارادہ کرے اور مدت میں خلل کرے تو وہ عقد دائمی ہوگا بلکہ موثقہ کا تو یہ مضمون ہے
کہ نکاح بمدت متعہ ہے اور بدون مدت دائمی ہے یہ ایک تعریف قسم ہے جسمیں کوئی جھگڑا نہیں ہے اور
یہ توجیہ کہ اگر عقد کو بحال ترک ذکر مدت بلفظ تزویج یا بلفظ نکاح واقع کیا ہے تو وہ نکاح
دائمی ہو جائے گا۔ اور اگر بلفظ تمتع واقع کیا ہے تو باطل ہے یا یہ کہ اگر عقد متعہ میں ذکر مدت سے جہل ترک
ہوا ہے یعنی یہ معلوم نہ تھا کہ عقد دائمی مقصود نہیں ہے اور متعہ مقصود ہے یا فقط یہی نہ جانتا تھا کہ متعہ
مقصود ہے یا فقط یہی نہ جانتا تھا کہ عقد دائمی کا ارادہ نہیں ہے یا جانتا تھا اور
ذکر مدت کو بھول گیا یا ارادہ کو بھول گیا تو عقد متعہ باطل ہے اور اگر عمداً ذکر مدت

کو ترک کر دیا ہے تو وہ عقد۔ عقد دائمی ہو جائے گا یہ سب ضعیف ہے کیونکہ ذکر مدت جبکہ متن صیغہ میں شرط ہے اور وہ مذکور نہیں ہوئی تو بفوت شرط (یعنی ذکر مدت) مشروط (یعنی عقد متعہ) بھی فوت ہوا اور بوجہ نہونے ارادہ عقد دوام کے نکاح دائمی بھی باطل ہوا کیونکہ تمام عقود تابع قصد ہیں اور ناکح کا ارادہ متعہ کا تھا پس قول اول حق ہے ۱۲ مدت اس طرح مشخص اور معلوم ہو کہ اس میں کسی طرح کی زیادتی اور نقصان کا احتمال نہ ہو۔ اگر ابتدائے مدت صیغہ میں مذکور ہوگئی ہے تو ابتدائے مدت وہی ہوگی ورنہ ابتدائے مدت زمانۂ عقد ہوگا (مترجم۔ یعنی مثلاً اگر صیغہ میں مذکور ہوا ہے کہ آج کے پانچ دن بعد یا دسویں روز تمتع کرونگا تو پہلی توجیہ اور تعیین میں خلل و ابہام ہے ہاں دوسری توجیہ معین ہے اور وہی شروع مدت ہے اور اگر ابتدائے مدت مذکور نہیں ہے تو پھر وقت عقد ہی سے ابتدائے مدت ہے ۱۲

خاتمہ احکام متعہ کا بیان

جاننا چاہیئے کہ زن بالغۂ عاقلہ اگرچہ باکرہ ہو تو بھی صحیح ترین اقوال کے مطابق متعہ کرنے کے لئے اس کو اجازت ولی کی احتیاج نہیں ہے اور ضمن عقد میں جو شرط جائز واقع ہو جائے گی وہ لازمی ہوگی ہاں جو شرط کہ صیغۂ عقد سے مقدم یا موخر ہوگی وہ لازم نہوگی۔ اگر ضمن عقد میں یہ شرط واقع ہو کہ مدت معینہ میں روزانہ یا ہر شب میں ایک مرتبہ یا دو مرتبہ مباشرت کی جائے گی تو اس شرط کو بجالانا لازم ہوگا اور زوج وزوجہ اس سے تجاوز نہیں کر سکتے۔ زوج اگر تمتع حاصل نہ کرے اور زمانۂ معہودہ گذر جائے تو اس پر لازم ہے کہ مہر ادا کردے (مترجم۔ اگر شرط پر عمل نہ کریگا تو بفوت شرط مشروط بھی فوت ہوگا۔ پس اگر دخول نہیں کیا تو نصف مہر ورنہ پورا مہر دینا ہوگا۔ کیونکہ زوجہ کی جانب سے خلل نہیں پڑا جس سے مہر میں کوئی خلل ہو۔ اگر بغیر کسی

شرط کے متعہ کیا ہو اور اس سے بالکل ممتنع نہیں ہوتا اینکہ مدت مقررہ گذر گئی تو ممتوعہ
عقد سے باہر ہو جائے گی اور اسے پورا مہر دینا پڑے گا ۱۲
محقق: ہے کہ اسباب تحریم میں عقد متعہ بھی نکاح دائمی کی طرح ہے (مترجم) - بلکہ احکام
میں بھی مثل نکاح دائمہ کے ہے سوا اپنے خصوصیات کے جیسے مدت و مہر و نفی نفقہ وغیرہ اگرچہ
فی الجملہ ہی کیوں نہ ہو اور اتفاقات طلاق وغیرہ نہ ہونے سے جدید الاحکام ہو جائیگا یا تمام ان
خصوصیات عدہ کے جو کہ آیندہ بیان ہونگی ۱۲
شوہر اگر چاہے تو بلا اجازت ممتوعہ کے ممتوعہ کی فرج کے باہر منی خارج کر سکتا ہے اور جو
اولاد کہ متعہ سے پیدا ہوئی ہے اگر چاہے تو اس سے بھی انکار کر سکتا ہے اور بغیر لعان
کے اسکا قول مان لیا جائیگا (مترجم) منی کو بیرون فرج خارج کرنے پر بھی زن ممتوعہ
اگر حاملہ ہو جاوے تو منی کے رحم میں پہونچ جانے کے احتمال پر اگرچہ وہ ذرہ برابر ہی
کیوں نہو اور معلوم و محسوس بھی نہو سکتی ہو پھر بھی وہ لڑکا بغیر کسی کی گواہی کے زوج
سے ملحق ہوگا جیسا کہ زوج اگر اس بچہ کے متعلق اپنی صلب سے ہونے کے لئے
انکار کرے تو بغیر لعان کے اُس کا قول مان لیا جائیگا - ایک دوسرے پر لعنت
و نفرین کرنیکو لعان کہتے ہیں اور اصطلاح شرعیہ میں اسکی یہ تعریف ہے کہ شوہر زوجہ
پر زنا کی تہمت لگائے اور گواہ درمیان میں نہوں - عورت اس جھگڑے کو قاضی
کے سامنے پیش کرے اور قاضی یہ حکم دے کہ شوہر چار مرتبہ اس امر کی شہادت
دے کہ وہ اس قول میں صادق ہے اور بار پنجم یہ کہے کہ اگر جھوٹ کہتا ہے تو اس پر
خدا کی لعنت ہو - اس پر خدا کی لعنت ہو اسکے بعد زوجہ بھی چار دفعہ شہادت دے کہ اسکا شوہر
قول میں کاذب ہے اور اس پر حق تعالے کا غضب نازل ہو - اگر اس کا شوہر
اس قول میں سچا ہو تو اس کے بعد ان کے درمیان میں قاضی تفریق کر دیگا اور زوجین
میں افتراق ہو جاوے گا - اس امر پر قرآن مجید ناطق ہے زیادہ تحریر کی ضرورت نہیں ۱۲

زوج اگر عقد متعہ کو توڑنا چاہے تو ممتوعہ کو مدت متعہ ہبہ کر دے (مترجم ہبہ میں موہوب لہ یا موہوب لہا
کے قبول کی شرط ہے۔ زوجہ اگر ہبہ کو قبول کر لے تو ہبہ صحیح ہوگا ورنہ نہیں اور متعہ فسخ نہ ہوگا ۱۲)
زوجین کے درمیان وہیں باہم میراث نہیں ہے (مترجم عقد متعہ میں تو ممتوعہ اپنے شوہر سے اور شوہر اپنی
ممتوعہ سے میراث پا سکتا ہے) ضمن عقد میں اگر میراث کی شرط کر لیں تو شیخ علی رح فرماتے ہیں کہ شرط اور عقد
دونوں باطل ہیں۔ شیخ ابو جعفر طوسی فرماتے ہیں کہ شرط اور عقد دونوں صحیح ہیں اور زوج اور زوجہ آپس میں
میراث لینگے۔ شیخ جمال الدین مطہر حلی رح قواعد و تحریر میں بالتصریح فرماتے ہیں کہ عقد صحیح ہے اور شرط باطل
(مترجم تفصیل یوں ہے کہ اگر عقد متعہ میں کسی جانب سے شرط میراث نہیں ہے تو میراث نہیں ہے اس دلیل سے
کہ ہر چیز میں اصل عدم ہے کیونکہ میراث حکم شرعی ہے اور ثبوت میراث بدون مقرر فرمانے شارع ع کے ممکن نہیں
اور عقد متعہ میں شارع ع کا میراث کو مقرر فرمانا ثابت نہیں بلکہ اسکے برعکس ثابت ہے جیسا کہ امام
جعفر صادق ع کی صحیحہ محمد بن مسلم میں ہے کہ حدود متعہ میں سے یہ ہے کہ نہ ممتوعہ تجھ سے میراث لے سکتی ہے
اور نہ تو ممتوعہ سے میراث لے سکتا ہے۔ اگر عقد متعہ میں میراث کی شرط ہوئی ہے خواہ دونوں نے باہم
شرط کی ہو خواہ کسی نے دونوں میں سے تو میراث موافق شرط کے ہوگی بدلیل عام ہونے اس بات کے
کہ مومنین اپنی شرطوں پر ہیں اور بنا بر فرمان امام جعفر صادق ع کے صحیحہ محمد بن مسلم میں ہے کہ اگر
وہ بھی فقد تو میراث کی شرط کریں تو وہ دونوں اپنی شرط پر ہیں اور بنا بر ارشاد امام رضا ع کے حسنہ بزنطی میں
ہے کہ اگر میراث کی شرط کر لیجائے تو ہوگی اور اگر شرط نہ کیجائیگی تو نہ ہوگی۔ اس مسئلہ میں اور بھی اقوال ہیں ایک
یہ کہ مطلقاً مثل نکاح دائم کے میراث ہوگی چاہے شرط ہو یا نہ ہو تا وقتیکہ اگر میراث کے نہ ہونے کی شرط کیجائے تو یہ شرط
باطل ہوگی اور میراث ہوگی یہ قول ابن براج سے منقول ہے۔ دوسرے یہ کہ مطلقاً میراث نہ ملیگی خواہ شرط ہو
یا نہ ہو اور یہ قول ابو الصلاح حلبی اور ابن ادریس و تغلب علامہ حلی اور انکے فرزند اور جنید اور ایک
جماعت کا اختیار کیا ہے۔ تیسرے یہ کہ میراث اس وقت تک نہ ہوگی جبکہ عدم میراث کی شرط نہ کی یعنی اگر عدم میراث کی
شرط کر لی ہو تو میراث نہ ہوگی جیسے جناب سید مرتضی علم الہدی اور ابن ابی عقیل نے اختیار کیا ہے [illegible]
[illegible] درمیان [illegible] اگر [illegible] میراث [illegible]

ہر پہلو قابل لحاظ ہے کہ اگر دونوں میں سے ایک دوسرے کیلئے شرط کرے یعنی زوجہ زوج کو میراث کی شرط کرے صرف زوجہ نے
زوج کی میراث کی شرط کی ہے اور اپنے لئے کیسے دوسرے کے واسطے شرط نہیں کی تو ایسی شرط بھی نافذ ہے یا کسی
ایک کیلئے مخصوص ہے جیسا کہ دونوں وارث ہونگے لئے دوسرے کی شرط کی ہو اور اسکے لئے نفاذ شرط مخصوص ہوگی پس ظاہر
یہ ہے کہ شرط کسی قسم کی ہو نافذ ہوگی یعنی اگر زوجہ نے عقد متعہ میں شرط کی ہے کہ زوج میرے مال میں سے ترکہ لیگا تو
زوج کو مال زوجہ سے میراث ملیگی اور اسی طرح زوج کا بھی حال ہے کہ خود متعہ فقط زوجہ کو زوج کے مال سے میراث ملیگی۔
بطلان مقتضائے زوجیت ہوگی جبکہ میراث کی شرط نہ ہو تو میراث ثابت ہے اور جانبین موافق شرط کے وارث ہونگے وا
مسئلہ یہ کہ اگر جانبین میں مانع ارث نہیں ہے تو جانبین میں توارث بموجب شرط کے ہوگی ورنہ جسمیں مانع ارث پایا جائیگا
یا ارتفاع اقتضائے زوجیت اس جانب میں ارث ممنوع ہوگا۔ مثلاً زوج عنین نکلا تو بطلان عقد سے
زوجیت معدوم ہوئی اور جب مقتضی دچاہنے والا معدوم ہوا تو اسکا مقتضا دچاہا گیا بھی غیر موجود
ہوگا یعنی مقتضی کا مقتضا بھی نہ ہوگا پس میراث زوجہ کی زوج کیلئے نہ ہوگی اور زوجہ پائیگی اور یہی حال زوجہ کا
بھی ہے مثلاً جب فساد عقد ظاہر ہو خواہ عالمہ رہی ہو خواہ جاہلہ۔ کیونکہ عقد تو ہر صورت
باطل ہی ہوگا۔ اگرچہ مہر بصورت جہل و دخول دلایا جائیگا اوپر بیان ہو چکا۔ پس وہ مہر
مذکور تو مجامعت بالشبہ کی اجرت ہے، بطلان عقد سے شرط مقتضائے زوجیت پر اثر ہوگا پس زوجہ ارث سے محروم
ہوگی اور زوج وارث ہوگا خلاصہ یہ کہ جس جانب سے مانع ارث پیدا ہوگا اسی جانب مقتضائے زوجیت پر اثر
پڑیگا مسئلہ نمبر ۱۲ متمتع پر متعہ کا کھانا کپڑا نیز مکان اور ساتوں کی تقسیم واجب نہیں ہے اور چار عورتوں سے
زیادہ کے ساتھ متعہ کر سکتا ہے لیکن اگر چار ہی پر اکتفا کرے تو افضل ہے۔ اگر کوئی شخص کسی عورت سے متعہ کرے
اور تمتع کی ابتدا عقد سے مؤخر ہو تو زوجہ کو جائز نہیں ہے کہ درمیان زمانہ عقد و ابتدائے زمانہ مدت متعہ کسی
دوسرے شخص سے متعہ کرے اگرچہ اتنا وقت ہو کہ اس زمانہ میں متعہ ثانی بعمل ہو جائے (مترجم) جیسے کوئی شخص
آج عقد متعہ کرے اور ضمن صیغہ میں ابتدائے تمتع کو ساتویں روز پر مقرر کرے تو روز عقد سے ساتویں روز
تک یعنی ابتدائے تمتع تک جو چھ دن کہ خالی ہیں اُن دنوں میں ممتوعہ کسی اور شخص سے متعہ نہیں کر سکتی
اور زوج کو ممتوعہ کی بہن سے درمیان معہودہ زمانہ تمتع کے نکاح دائمی یا نکاح منقطع کرنا جائز نہیں ہے۔

(مترجم) جیسا کہ درمیان عقد اور ابتداے تمتع کے جو زمانہ خالی ہوتا ہے اسمیں متمتعہ کسی دوسرے شخص سے متعہ نہیں کرسکتی اور جو بیچ کا زمانہ ابتداے تمتع تک یا اُسکے پہلے متعہ کا زمانہ ختم ہو جاتا ہے اسیطرح زوج بھی اس زمانہ تعلق میں اُن ممتوعہ کی حقیقی بہنوں سے متعہ یا نکاح دائمی نہیں کرسکتا ۱۲

اگر زوج اس درمیان میں (یعنی بعد عقد اور قبل ابتداے تمتع کے مابین) مرجائے تو عقد متعہ باطل ہوگا اور زوجہ کو مہر سے کچھ نہ ملیگا اور نہ زوجہ پر کوئی عدہ واجب ہوگا۔ زوجہ اگر بعض وقت میں (بلا عذر شرعی) زوج کو تمتع سے منع کرے تو زوج کو ایام ممنوعہ کا معاوضہ طلب کرنیکا حق نہیں ہے البتہ ان ایام ممنوعہ کے موافق (جیسا کہ پہلے بیان ہوچکا ہے) مہر سے کم کردے جبکہ زوج نے دخول کیا ہو اور مدت متعہ گذر جائے یا مدت متعہ کو زوج ہبہ کردے پس اگر زوجہ اُن عورتوں کے سن میں ہے جنکو حیض آتا ہے اور اسکو بھی حیض آتا ہو تو اسپر واجب ہے کہ عدہ حیض کا رکھے یعنی دو حیض (مترجم۔ اگر متمتعہ مدخول بہا اُن عورتوں کے سن میں ہے جنہیں حیض آتا ہے مگر اُسے حیض نہیں آتا تو ایسی عورت کا عدہ پینتالیس دن ہے ۱۲) اگر زوج نے دخول نکیا ہو تو کچھ عدہ نہیں ہے (مترجم۔ یعنی جو عورت مدخول بہا نہو وہ اگرچہ حیض آنیوالی عورتوں کے سن میں ہو اور اُسے حیض آتا بھی ہو تو بھی اُسکو عدہ کسی قسم کا رکھنا واجب نہیں ہے جیسے وہ عورت جو کہ سن یاس کو پہنچی ہو اگرچہ مدخول بہا ہو تو بھی اسکے لیئے کوئی عدہ نہیں ہے بجز قرشیہ اور نبطیہ کا سن یاس ۶۰ برس کی عمر اور انکے علاوہ باقی عورتوں کا سن یاس ۵۰ برس کی عمر میں ہوتا ہے قرشیہ وہ ہے جو باپ کی جانب سے نضر بن کنانہ سے ہو عام اس سے کہ ہاشمیہ ہو یا غیر ہاشمیہ نبطیہ وہ ہے جو قوم نبط سے ہو جو کہ عراقین یعنی بصرہ اور کوفہ کے درمیان بستی ہیں ۱۲) اگر زوج مرجائے تو خواہ مدخول بہا ہو یا نہو (خواہ عقد دائمی میں ہو یا عقد متعہ میں ہو اور شوہر اسکا خواہ آزاد ہو خواہ غلام ہو جبکہ عورت آزاد ہو تو اسکو چار مہینہ دس روز کا عدہ رکھنا واجب ہے (یعنی اگر حاملہ نہو تو عدہ وفات یہی ہے) اور اگر لونڈی ہو خواہ عقد دائمی میں ہو یا عقد متعہ میں اور شوہر آزاد کی منکوحہ ہو یا غلام کی اسکا عدہ وفات اگر حاملہ نہو تو دو مہینے پانچ دن ہیں۔ اگر شوہر زندہ ہو اور وہ حاملہ ہو تو خواہ آزاد ہو یا لونڈی ہو منکوحہ ہو یا ممتوعہ ہو حاملہ ہو تو اسکا عدہ وضع حمل پر تمام ہوگا ۱۲ الا یہ کہ بعد مدت متعہ ختم ہو جائے

کا زوج آزاد ہو یا غلام ہو اور وہ حاملہ عورت آزاد ہو یا کنیز ہو عقد دائمی میں ہو یا عقد متعہ میں اسکا عدۂ وفات بعیدترین مدت عدۂ وفات پر اور وضع حمل پر تمام ہوگا مثلاً زن آزاد منکوحہ یا ممتوعہ ہے اور حاملہ بھی ہے اور اسکا شوہر مر گیا ہے تو اگر وضع حمل سے مدت عدہ (چار ماہ دس روز) زیادہ ہے مثلاً بعد انتقال شوہر کے دوسرے ہی دن یا ایک مہینہ کے بعد وضع حمل ہو گیا تو عدۂ وفات وہی چار ماہ دس روز کے بعد تمام ہوگا خلاصہ یہ کہ بعد انتقال شوہر اگر چار ماہ دس روز کے اندر زن آزاد حاملہ کا وضع حمل ہوا ہے تو ایسی عورت کا عدۂ وفات چار ماہ دس روز ہے کیونکہ دونوں حد یعنی مدت وضع حمل اور مدت عدۂ وفات سے بھی چار ماہ دس روز زیادہ ہیں اور اگر چار ماہ دس روز مدت سے وضع حمل زیادہ ہے تو عدۂ وفات وضع حمل پر تمام ہوگا خلاصہ یہ کہ اگر چار ماہ دس روز یا ایک گھڑی ایک گھنٹہ بعد بھی وضع حمل ہوگا تو وضع حمل ہی پر عدۂ وفات ختم ہوگا کیونکہ ایسی حالت میں وضع حمل ہی دونوں مدتوں سے بعیدتر ہے۔ اگر زن منکوحہ یا ممتوعہ کنیز ہے اور حاملہ ہے تو خواہ شوہر اسکا آزاد ہو یا غلام ہو جب مر جائے تو اسکا عدۂ وفات بھی دونوں مدتوں سے بعیدتر زمانہ پر ختم ہوگا مثلاً بعد انتقال شوہر کے اگر دو ماہ پانچ روز کے اندر وضع حمل ہوا ہر چند کہ ایک ہی روز اور ایک ہی گھڑی کم پر وضع حمل ہو تو بھی دو ماہ پانچ روز پورے ہونے کے بعد عدۂ وفات ختم ہوگا اور اگر مثلاً زن مذکورہ کا وضع حمل پانچ مہینہ پر ہوا تو وضع حمل ہی پر عدۂ وفات ختم ہوگا اگرچہ ایک دن اور ایک گھڑی بھی مدت عدہ سے مدت وضع حمل زیادہ ہو تو مدت وضع حمل ہی عدۂ وفات ہوگی فافہم (۱۲)

زوجہ کی حقیقی بہن سے زوجہ مذکورہ کے عدہ میں قبل گذر جانے عدہ کے متعہ کرنا جائز ہے (مترجم) نکاح دائمی بھی کر سکتا ہے اگرچہ عدۂ زن مذکورہ تمام نہ ہوا ہو مثلاً حمیدہ اور سعیدہ دونوں حقیقی بہنیں ہیں۔ زید کے نکاح میں حمیدہ تھی اور اسے زید نے طلاق دے دیا تو حمیدہ کے طلاق کا عدہ گذرنے یا نہ گذرنے میں زید کو سعیدہ سے متعہ یا نکاح جو اسے منظور ہو کر سکتا ہے اور عدہ کے گذرنے کا انتظار ضروری نہیں ہے اگر کوئی شخص کسی عورت سے متعہ کرے اور پھر چاہے کہ مدت متعہ کو کم یا زیادہ کرے اور یہ خواہش قبل گذر

مدت مقررہ متعہ کے پیدا ہو تو بیشک زوجہ کو مدت متعہ ہبہ کر دینے پر وہ لگے بعد اُس عدہ کے اپنی ارادہ کے مطابق عقد کرلے فقد تم تمام ہذا الکتاب بعون اللہ الملک الوہاب جعلہ اللہ ثواب من اللہ اولًا و آخرًا وصلی اللہ علی سیدنا المرسلین وعلی آلہ الطاہرین المعصومین باطنًا وظاہرًا۔

تقریظ عمدۃ العلماء الاعلام زبدۃ الفقہاء الکرام عالم عامل فاضل کامل فقیہ مؤتمن جناب سید العلماء مولانا مولوی سید نجم الحسن صاحب قبلہ جائسی دامت برکاتہم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حمدًا لمن منّ للازواج سراجًا وصلوۃً علی رسولہ محمد صاحب المعراج وسلامًا علی آلہ الذین ہم کالاقمار فی لیلٍ داجٍ

امّا بعد یہ رسالہ سدیدہ پُر از فوائد مفیدہ۔ و وجیزۂ وثیقہ۱۔ خریدۂ منیعہ۲۔ و افادۂ مجیدہ ہدیۂ رفیعہ۳۔ و افاضۂ مفیضہ۔ ذخیرۂ تمتعات اخرویہ و عجالۂ انیقہ۴۔ مخزن تمتعات دینیہ و دنیویہ و شیقہ۵ شوقیہ۔ معدن اون دُرر غرر فقہیہ کا ہے جو اس دریا سے نکلے ہیں جسے رب انام و خالق لیالی و ایام نے اپنی قدرت کاملہ اور صنعت فاضلہ سے مخلوق اور اسکے غواص کیلئے اسکے اطراف و اکناف کو اپنے حکم جاری سے مشقوق۶ فرمایا ہے جسمیں پانی متلاطم اور تیارۂ۷ و متراکم اور ذخارہ۸ ہے ہوائی علم خیز و مطالب ریز جسکے آب نایاب کو اچھالتی اور باد معانی انگیز و لطف بیز جسکے حباب کو بیجا سے سنبھالتی ہے۔ جس بحر ذخار و دریائے ناپیداکنار کو اس کے بحق سابح۹ اور غواص رائج۱۰ سرآمد مجتہدین کرام نائب ائمہ علیہم السلام مروج دین۔ اساس شرع متین۔ محی مراسم ملّۃ۱۱ دافع فتن جہل و عِلّۃ۱۲ و حیاء ایمان و مومنین آیۃ اللہ فی العالمین۔ مقتدار عالم و عالم۔ فخر متوخر و اقدم۱۳ بنی آدم مولانا آقا محمد باقر مجلسی طاب ثراہ الشریف و مرقدہ المنیف نے اولًا بزنجیر زبان فارسی جاری بہر ہو بری ہر سُش۱۴ در آرج۱۵۔ مالکدو سالح۱۶ کیا تھا اور واسطے تمتع ہر کس و ناکس کے خاص متعہ

---

۱ رسالہ مختصر ۲ دیرینہ ۳ خزانہ ۴ عمدہ ۵ تحریر ۶ ظاہر ۷ بے انتہا ۸ بہت ۹ غوطہ لگانیوالا ۱۰ صاحب فائدہ ۱۱ قحط ۱۲ خجالت ۱۳ پیشتر ۱۴ اسیعہ ۱۵ امید وار ۱۶ ساکن ۱۷ ساکن

ے عقدِ بیان میں گرہ دیکھا اور لبِ سماج دیا تھا اور یہ قلزم مدتوں کوزۂ تربانِ عجم میں کم اور ساکت
بحکم ویندار اور ناقدردانی بے زبانی زمانہ کے تھپیڑوں سے سرد رکمند تھا کہ خشک سالی حالی دور
ہوئی اور آبپاشِ باطل کو آبیاری گلزار جعفری منظور ہوئی۔ دینِ جعفری کی ہوا چلی اور کشتی
دینداری کو طوفانِ لاعلمی میں بادِ مراد ملی اور ثانیاً بحکمِ نقش دویم و معجِ زلی یم کرم۔ نیرِ اخلاق
روحانی و عمدۂ اجلاءِ روحانی۔ نجابت پناہ۔ سیادت دستگاہ۔ حلیم والعادہ۔ عابد۔ زاہد۔ ساجد
ماجد۔ واقد۔ ناقد۔ راشد۔ حامد۔ شفیق۔ خلیق۔ علم رفیق۔ صدیق وثیق۔ بالتحقیق بہار حقیق دیر
اشتمالیق سراپا الیق۔ بری از کیت و ذیت مداحِ اہلبیتؑ۔ جلیس العلماء امتیاز الشعراء۔ معظم
وموقر۔ مولوی سید محمد جعفر قدسی صفات۔ سلمہ اللہ ب البرکات والبقاء واوصلہ الی ما یتمناہ۔
بالنون والصاد و آلہما الامجاد۔ نجلِ صاحب علم و کمال۔ معتمد الاقوال عند الاقبال۔ مقبل حسین
امام کونین جناب مولوی السید مجتبیٰ حسین صاحب عرشی درجات رفعہ اللہ علی عرش الکرامۃ و
زاد فی الجنان اکرامہ نے اسی رسالہ متعہ کا ترجمۂ صحیحہ بصیغۂ زبان ہندی بکمال احتیاط و پابندی
فرمایا اور مجھ اقل خلیقہ۔ بل لاشئ فی الحقیقۃ کو افادۃً دکھلایا۔ تحیفہ نے اس ترجمۂ جلیلہ و
عبارۂ ہندیہ جمیلہ کو استفادۃً دیکھا ہر لفظ کو اسکے پر از حظ و بشاشہ اور ہر معنی کو اس کے مطابق
اصل عبارہ کے پایا جو بیاض ہے وہ بین سطور سے چشمک زنِ اُخت بنی ابیاض ہے اور جو نقطہ
ہے وہ مطالب میں طالب کیلئے لاجواب مطلوب نکتہ ہے یہ ترجمہ جعفریہ صاحبانِ عقل و فطانت
اور طالبان راہ ہدایہ کیلئے دلیل آسان ہے اور اسکے حرز مد فرائد فوائد کیلئے لم یطمثہن انس
قبلہم ولا جان کہنا شایان شان ہے ہر شطر سطر کی افادہ میں کامل ورق اور ہر سطر شطر
افاضہ میں نکتہ سنج کو بلارنج حظِ نفسانی واہتزاز جنانی ہیں ہم خرما و ہم ثواب کا سبق ہے یہ رسالہ
اس قابل ہے کہ ایجاباً و قبولاً نفع و تمتع اٹھائیں اس سے مومنین اور عمل کریں اسپر عاملین
اور نگاہ لطف سے ملاحظہ فرمائیں اسکو علمائے کاملین سب ٥

۱ گونگا ۲ دوستان ۳ صاحب خشیۃ ۴ صاحب ۵ عاشق ۶ صاحب ضیا ۷ پرکھنے والا ۸ دوست ۹ حقدار
۱۰ لائق ۱۱ جنس پناہ ۱۲ فرزند ۱۳ یادشامات ۱۴ کمترین خلق ۱۵ بلکہ فی الحقیقت کوئی شئے نہیں ۱۶ نام قبیلہ
۱۷ سمجھ ۱۸ معانی پوشیدہ ۱۹ یکتا ۲۰ نہیں ہم آغوش کیا ان کو کسی انسان نے قبل ان کے اور نہ جن نے ۲۱ بچیدا

تعالی الله آن جعفر بی بدل — که آورده مهر نکته را بر محل
خدا در دو عالم جزایش دهد — جزا بر جزا چوں عطایش دهد
ز کلکش نکو جادو نگار آمده — عجب رنگ بر روئے کار آمده
کز آں محفل اہل ایمان و دیں — مدام است رنگیں چو خلد بریں
جہا ترجمه با صفا گفته است — عجائب دُر بے بہا سفته است
که مردیست از اہل علم و ادب — ز اولاد امجاد میر عرب
بوفق روایت رقم مے زند — براه دیانت قدم مے زند
سرشت است از حب حیدر دلش — تولائے آل است آب و گلش
بترجیح اخبار دارد مناط — بروں نیست از جادۂ احتیاط
تعصب ندارد به مذہب چناں — که پیچد بلاوجه با دشمناں
بنہج گرفت است ایراد و دق — که افتاده در جان اعدا قلق
تقدس شعار است و قدسی نژاد — سخنداں و خوش فہم خوش اعتقاد
عجب موجزے دلکشائے نوشت — که پیچیده دروے ہوائے بہشت
بس است از نعوت و صفاتش ہمیں — که گردید منظور سلطان دیں
الیف التقی وارث الانبیا — نظر کردۂ حضرت کبریا
امام عالم خبیر بصیر — کریم السجایا عدیم النظیر
خطیب عجیب علی المنبر — منوع نہو عن المنکر
علیم حلیم حلیف السداد — شجاع مطاع رقیق الفواد
صبور وقور لطیف وفی — عطوف رؤف حفی صفی
رئیس البرایا ولی الکرم — جزیل العطایا بعید الهمم
فرازندۂ رایت اجتہاد — ز حق حجت و آیتے بر عباد

مہر ساطع آسمان ہدے — سمی وصی رسول خدا
علی حسن آن امام انام — وحید زماں مرجع خاص و عام
رقم کرد تقریظ چوں آنجناب — موثق شده آبروئے کتاب
من بے بضاعت چو کرده نظر — حسن گشته بعد علی از اثر
زدوم نغمہ چوں عندلیب چمن — که در گلشن دہر ماند زمن
وگرنہ جہاں نیست الا قفس — که نتواں دراں راست کردن نفس
جہاں کس دریں گلستاں جا کند — کجا فرصتے تا تماشا کند
مرا ہم ضرور است عذر آوری — که ہست از خطا ذات باری بری
بلے نیست انساں زنسیاں بری — خطا میرود در سخن گستری
بغیر از خدا و نبی و امام — کسے نیست معصوم در خاص و عام
ہمیں بس که در طبع ایں نیکنام — نشانے زسید بود والسلام

کتبه بیده الوازره - وانمله الداثره - جانی وانی فانی السید الراضی حسن بن علی
عفی عنه وحقق امله لاعلی والعشرین یوم الخمیس من اولی الجمادین
۱۳۳۰ھ من ہجرة سید الثقلین صلے اللہ علیه وآله ملاذ الخافقین۔

مہر شریف

لا اله الا الله الملک العلام
عبده
حسن بن علی بن امام

تحفۃ الحقائق فی احوال امام جعفر صادق

امام جعفر صادق علیہ السلام کی مکمل مفصل
اور شرح سوانح عمری جس کے مصنف عالیجناب
مولوی السید ظہور حسن صاحب قبلہ موسوی
ہیں جو بے حد مقبول ہوئی کہ اب تیسری
دفعہ شائع ہوئی ہے۔ ضخامت تقریباً چار
سو صفحات کاغذ چکنا سفید اعلیٰ قسم
کا قیمت [illegible]

ترجمہ عقائد شیخ صدوق علیہ الرحمہ

جناب فخر الحاج مولانا مولوی شیخ امجد حسن
صاحب بالیقین مفسر قرآن شیعہ کالج
لکھنؤ عقائد اثنا عشریہ مصنفہ حضرت
شیخ صدوق علیہ الرحمہ کا نہایت سلیس اردو
ترجمہ کیا ہے تمام عبارت عربی اردو
اور انگریزی [illegible] عام فہم بنا دیا ہے
ایک طرف عربی اردو اور ایک جانب عربی
قیمت صرف [illegible]

حدیث کسا منظوم

بطرز مرثیہ

مولوی سید زوار حسین صاحب المتخلص بہ
زوار مرزا پوری نے حدیث کسا کو تمام و
کمال نظم کر دیا ہے اور مصائب اسیری
اہلبیت کا جوڑ لگا کر اس مسدس کو ختم کیا
ہے دیکھنے اور پڑھنے کے قابل قیمت صرف [illegible]

صحیفۂ نور

حضرت قاضی سید نور اللہ شوشتری علیہ الرحمہ
الملقب بہ شہید ثالث کی مکمل و شرح
سوانح عمری ہے۔ قیمت صرف ۸ر

اوراد القرآن

وسعت رزق ابطال سحر قضائے
حاجات شرعی کے متعلق قرآن شریف کی
آیات کے ذریعہ سے تیر بہدف طریقہ
اعمال مصنفہ مولوی السید محمد ہارون صاحب
قبلہ مرحوم۔ قیمت صرف [illegible]

منیجر مطبع اثنا عشری دہلی